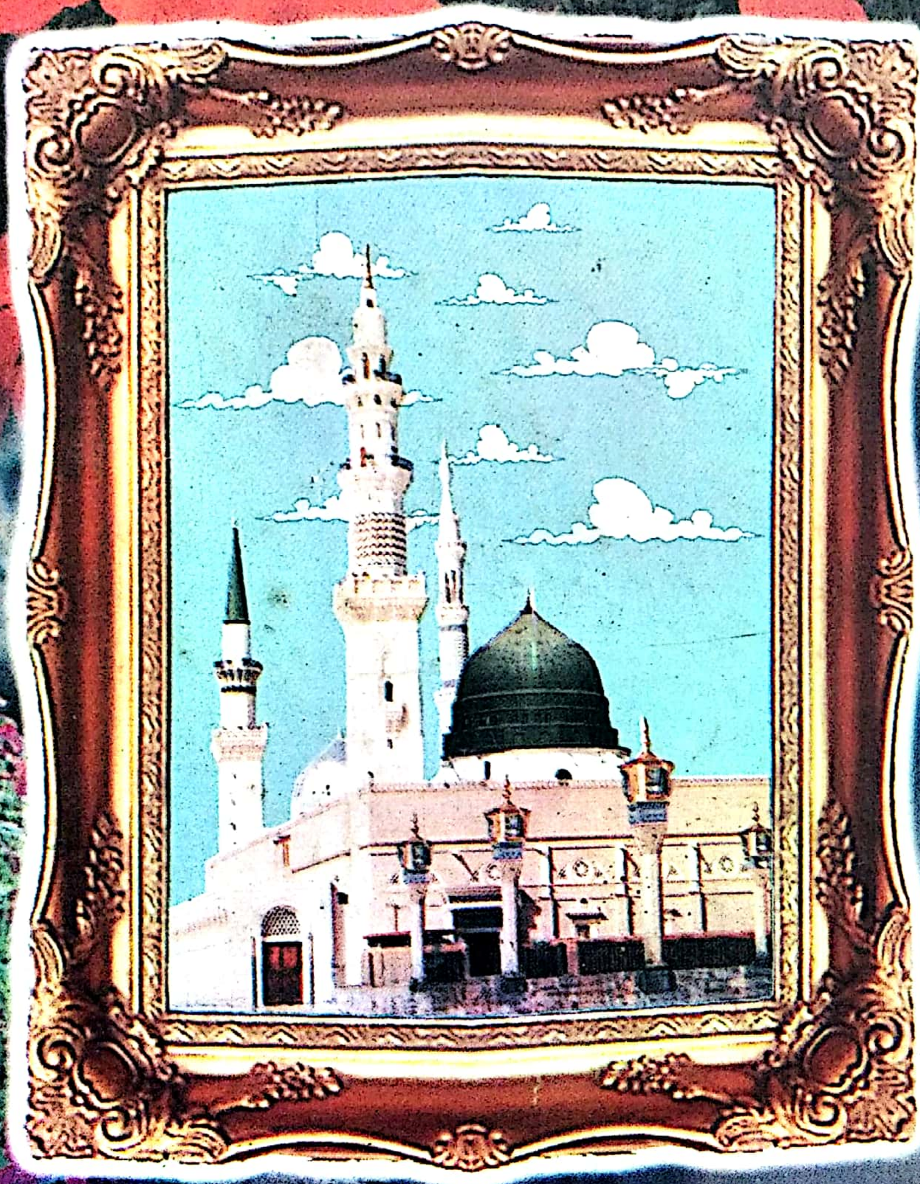
باغِ جنت



ارشاد پبلیکیشنز
۲۱۹- مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

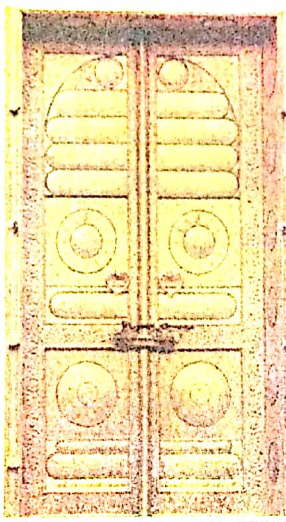
بسم الله الرحمن الرحيم · هو الله · الذي · لا إله · إلا هو · الرحمن · الرحيم · الملك · القدوس · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · السلام · المؤمن · المهيمن · العزيز · الجبار · المتكبر · الخالق · البارئ · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · المصور · الغفار · القهار · الوهاب · الرزاق · القابض · الفتاح · العليم · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الباسط · الرافع · المعز · البصير · الغفور · الحكم · العدل · اللطيف · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الحبير · الحليم · العظيم · الشكور · العلي · الكبير · بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم · الحفيظ · المقيت · الحسيب · الجليل · الكريم · الرقيب · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الواسع · الحكيم · الودود · المجيد · الباعث · الشهيد · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الحق · القوي · المتين · الوالي · الوالي · الحميد · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · المحصي · المبدئ · المعيد · الحي · القيوم · الواجد · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الماجد · الواحد · الاحد · الصمد · القادر · المقتدر · المقدم · المؤخر · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · الاول · الآخر · الظاهر · الباطن · الولي · البر · المتعالي · التواب · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · المنتقم · العفو · الرؤف · مالك الملك · ذو الجلال والاكرام · المقسط · المغني · المعطي · بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم · المانع · الضار · النافع · النور · الهادي · البديع · الباقي · الوارث · بسم الله الرحمن الرحيم

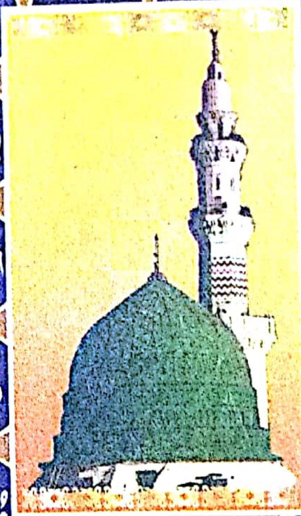
صلی اللہ علیہ وسلم محمد احمد حامد محمود قاسم عاقب فاتح خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حاشر ماحی داعی سراج رشید منیر بشیر نذیر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ہادی مہدی رسول نبی طٰہٰ یٰس مزمل مدثر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شفیع خلیل کلیم حبیب مصطفٰے مرتضٰی مجتبٰی مختار صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ناصر منصور قائم حافظ شہید عادل صلی اللہ علیہ وسلم



صلی اللہ علیہ وسلم حکیم نور حجۃ برہان ابطحی مومن صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم مطیع مذکر واعظ امین صادق مصدق صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ناطق صاحب مکی مدنی عربی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم تہامی حجازی قریشی مضری امی عزیز صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حریص رؤف رحیم یتیم غنی جواد فتاح عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم طیب طاہر مطہر خطیب فصیح سید امام بار صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شافی متوسط سابق مقتصد مہدی مبین آخر ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم باطن رحمۃ محلل محرم امر ناہ شکور قریب صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ۔ (سورہ فتح)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانے گا تو (اللہ تعالیٰ) اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

باغِ جنت

یعنی {خدائی باغ}

از خاکپائے علمائے حقانی وصوفیائے ربانی

حافظ سید عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی محلہ باجڑیاں

خلیفہ حکیم الامت قطبِ عالم قطبِ دوراں شیخ المشائخ

حضرت الحاج مولانا شاہ حافظ محمد اشرف علی تھانوی رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ہ

اما بعد، باغِ جنت یعنی خدائی باغ۔ حکیم الامت مجدد الملت قطب دوراں قطب العلوم شیخ المشائخ حضرت حافظ قاری الحاج شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحؒ قدس سرہٗ۔ کے خلیفۂ خاص حضرت حافظ سید عنایت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی ہیں اور یہ کتاب زیرِ نظر انہی کی لازوال تصنیف ہے جس میں راقم الحروف کے مرشدی نے اپنے دور کے مطابق زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات کی توضیح فرمائی ہے۔ مسلمانوں کی عملی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں وہ اپنے دین اسلام کی اصلی تعلیمات سے دُور نہ ہٹتے چلے گئے ہوں

حضرت ممدوح نے اس کتاب میں عمل کی اِن کوتاہیوں کی انتہائی ہمدردانہ طور پر نشاندہی فرمائی ہے۔ اور پھر انھیں دور کرنے کی مؤثر تدابیر بھی بتائی ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت ایک سلسلۂ مضامین ہے جو سب سے پہلے خدائی باغ کے نام سے اجمالاً شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میرے پیر بھائی صوفی شمیم احمد اینڈ منسٹرز مارکیٹ کمیشنر نیز دوسرے پیر بھائی صوفی زمان اللہ بخش صاحب پنیسز کوٹماسٹر مقیم فیصل آباد گلی نمبر ۱۱ محلہ گورو نانک پورہ کی بھی یہی آرزو تھی کہ یہ مضامین تفصیلاً شائع ہوں۔ آخر پیرو مرشد حافظ صاحب نے رائے ظاہر کی کہ اسکی طباعت واشاعت کا اہتمام کیا جائے جس کی کتابت صوفی شمیم احمد اینڈ منسٹرز کے تعاون سے میرے روحانی بھائی مرشد زادہ صاحبزادہ سید جمیل الحسن مظلوم نے اپنے اخبار نوائے گوجرانوالہ کے خوشنویس مسٹر رفیع اللہ سے کرائی جس کی اغلاط کی تصحیح دوسرے صاحبزادہ سید محمد احسن بینک آفیسر نے کی۔

یہ کتاب پیرو مرشد حضرت حافظ صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں مکمل کی۔ حضرت ممدوح کی عمر اس وقت ایک صدی کے قریب ہے اور عوام خصوصاً مریدین اس اندازِ بیان سے بہت زیادہ مانوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اسکو جلد شائع کرایا جائے۔ بہرکیف یہ بے مثال اور نایاب تحفہ کی صورت کتاب ہٰذا آپکے سامنے ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کی تحریر اور ضروری مسائل نیز نظموں کو عام اُردو خواں حضرات پوری طرح سمجھ سکیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ

خادم حقیر فقیر "امیر الدین"

۱/۱۶ آرڈیننس روڈ۔ راولپنڈی کینٹ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الحمد للہ علی الشان جلی البرھان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد ن المبشر بہ فی الانجیل والمنزل علیہ القرآن وعلی الہ و اصحابہ الذین سبقونا بالایمان ۰

حمد بے حد اس خدائے پاک کو
نور ایماں جس نے بخشا خاک کو

کس سے پورا اس کا حق ہووے ادا
کون گن سکتا ہے انعام خدا

نام ان کا ہے دوا ئے ہر بلا
احمدِ مرسل محمد مصطفٰے

دم بدم ان پر درود و صد سلام
پہونچے اس عاجز کا تحفہ بالدوام

حمد خالق کب کسی سے ہو سکے
پاک ہے وہ ذات جو چاہے کرے

اور زباں کو کب ہے طاقت اقتدار
جو کرے نعتِ نبی خیر البشر

کہتے تھے سب انبیائے محترم
کاش ہوتے امتِ احمد میں ہم

نسخۂ اعلیٰ جو کرتا ہوں بیاں
ہو مفید خلق اے ربِّ جہاں

ایمان لانے اور مسلمان ہونے کی خوبیاں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۰

یعنی اے بندو ! ہم نے آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور ہم نے تم پر اپنا انعام پورا کر دیا ۔ اور ہم نے اسلام کو تمہارا دین (یا مذہب) بننے کے لئے (ہمیشہ ہمیشہ کو) پسند کر لیا ۔ ف اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ شریفہ میں ایک بہت بڑی نعمت کا ذکر فرمایا ہے ۔ اور وہ نعمت اسلام ہے اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسکے کامل ہونے کی خبر دی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ہمارے لئے پسند بھی فرمایا ہے ۔ اور اس کو کامل بھی کر دیا ہے ۔ تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ جس شخص کے پاس یہ اسلام کی نعمت ہوگی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا ۔ دیکھو نعمتیں دو قسم کی ہوتی ہیں ۔ ۱ ۔ دنیا کی نعمتیں جیسے کھانا پینا ، مال اولاد ، عزت و آبرو ، مکان زمین ، جائیداد وغیرہ ان نعمتوں کا فائدہ دنیا میں ہوتا ہے ۔

اور ان کے فائدوں کی حد ہے۔ ۲۔ دوسری نعمتیں آخرت کی ہیں اور ان کے فائدے آخرت میں حاصل ہوں گے۔ اور ان کوئی حد نہیں اور وہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گی، جیسے جنت کا ملنا، حوروں کا ملنا، دودھ وغیرہ کی نہروں کا ملنا اور قسم قسم کی راحتیں اور لذتیں حاصل ہونا کسی قسم کا رنج اور غم نہ ہونا وغیرہ دنیا میں چاہے کتنی ہی بڑی خوشی ہو اسکے ساتھ کچھ نہ کچھ تکلیف بھی ضرور ہوگی مگر آخرت میں کوئی بھی تکلیف نہ ہوگی دیکھو دنیا کی نعمتیں دو چار دن کے بعد ختم ہو جاتی ہیں، کوئی نہ کوئی ان میں نقصان ضرور آجاتا ہے۔ مشہور ہے کہ ؎

سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے

چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

مگر آخرت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گی اور دنیا کی نعمتیں ختم ہونے والی بھی ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ دیکھو کھانا ایک نعمت ہے مگر اس میں کتنی تکلیف اور محنت ہے کہ زمین کماؤ، بیج ڈالو پھر اناج نکالو پھر آٹا پسواؤ، پھر گوندھو، پھر پکاؤ، پھر کھاؤ، یہ تو کھانے سے پہلے کی تکلیفیں ہیں اور کھانا کھانے میں اور اس کے بعد بھی تکلیفیں ہیں، مثلاً کبھی مرچ اور نمک زیادہ ہو گیا، کبھی کھانا کچا رہ گیا، کبھی کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ ہو گیا، کبھی قبض ہو گیا کبھی ہیضہ ہو گیا یا دست آنے لگے، یا قے ہو گئی۔ یا کوئی مرض ہو گیا۔ حکیم ڈاکٹر کے نسخے بھرے جاتے ہیں، کہیں ہاضمہ کیلئے چورن کھایا جاتا ہے۔ دیکھ لو دنیا کی ایک کھانے میں کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑیں، اسی طرح دنیا کی ہر نعمت کے ساتھ تکلیف بھی لگی ہوتی ہے اور آخرت کی نعمتیں جب ملیں گی تو کبھی ختم نہ ہوں گی اور نہ ان میں کوئی تکلیف اور محنت اٹھانی پڑے گی، جنت میں خوشی ہی خوشی رہے گی وہاں، جو چاہو گے وہی ہو گا دیکھو جنت میں کوئی پھل کھانے کو توڑا تو اس میں سے ایک خوبصورت حور نکل آئے گی وہ کہے گی السّلام علیکم، پھل الگ کھایا اور مفت میں ایک حور بھی ہاتھ آگئی، غرض جنت میں عجیب عجیب حالت ہو گی اور جنت میں جتنا دل چاہے کھاؤ اور ہمیشہ کھاتے رہو تب بھی مزا آئے گا۔ نہ پیشاب پاخانہ کی تکلیف نہ ہیضے کا ڈر نہ بدہضمی کا خطرہ، بس ایک خوشبو دار ڈکار آئے گی اور سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔ جنت میں بدبو کا نام ہی نہیں اور دنیا کی نعمتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو ہمیشہ کھایا جائے تو پھر مزا نہیں آتا یا کوئی مرض ہی ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی نعمت مل گئی اور کبھی نہ ملی اور آخرت ایک دن دنیا بھی اور دنیا کی نعمتیں بھی سب ختم ہو جائیں گی چھٹ جائیں گی۔ اب خود سمجھ لو کہ دنیا کی نعمتیں اچھی ہیں یا آخرت کی، اور جنت کی نعمتیں اسلام اور ایمان لانے کے سوا کسی

طرح بھی حاصل نہیں ہوسکتیں اور اسلام قبول کرنا۔ ایمان لانا اور مسلمان ہونا جنت کی نعمتوں کے ملنے کی جڑ ہے اور وہ نعمتیں بھی ایسی پائیدار ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے سامنے خاک بھی نہیں، معلوم ہوگیا ہوگا کہ مسلمان ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ پھر افسوس ہی کی بات ہے کہ اتنی بڑی نعمت کو چھوڑ کر ہم دنیا کی فانی نعمتوں میں ڈوب جائیں دین اسلام کا ماننا اور مسلمان ہونا تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی بدولت دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں اسلام کامل دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوری نعمت ہے اس کا پسند فرمایا ہوا ہے بس اس سے پورا نفع حاصل کرو اور اپنی حالت کو اسلام کے حکم کے موافق درست کرو، عقیدوں اور عملوں کو سنوارو۔ اگر تمہارے اندر اسلام کے پورے اوصاف ہوں تو اس کے انوار و برکات تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں گے۔ یہانتک کہ غیر مسلم بھی تمہاری اچھی ادائیں اور اچھے عمل دیکھ کر خود بخود اسلام قبول کریں گے کیونکہ اسلام سچا دین ہے، اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس لئے اس میں مقناطیس کی طرح اثر ہے اس کی جو بھی ادا ہے، دل کی کھینچتی ہے، اسلام نور ہی نور ہے اور ہر قسم کی خوبیوں اور بھلائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج کل ہم نے اسلام کے حکموں سے ایسا منہ موڑا ہے کہ سر سے پاؤں تک اسلام کے حکموں کے خلاف ہیں یہانتک کہ غیر مسلم بھی ہم پر ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہے دین اسلام اور یہ ہیں مسلمان، اگر دینِ اسلام ایسا ہی ہے جیسا کہ مسلمانوں نے بنا رکھا ہے تو پھر ایسی لوٹ مار سے تو ہم ہی اچھے ہیں۔ یہ انجام ہوا ہماری بے عملی کا۔ مسلمان بھائیو! ذرا ہوش کرو آخر اللہ و رسولؐ کو منہ دکھانا ہے، نعمتِ اسلام سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو۔ اللہ و رسول کے حکموں کو معلوم کرو اور ان پر مضبوطی سے چلو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ اس خالق پاک نے ہم کو کیسی اچھی صورت میں بنایا اور کیا کیا نعمتیں بخشیں

خون میں ڈوبا ہوا تن اور بدن	نکلا کیا کیا کھینچ کر رنج و محن،
عاجز و خوار و ضعیف و ناتواں	بیکس و مسکین نحیف و خستہ جاں
گر نہ لے اس وقت میں مادر خبر	ایک دم میں تو ہو مرنے سے بتر
تو بھلا اس وقت تھا کس کام کا	گر نہ ہوتا لطف و انعام خدا
دی خدا نے تجھ کو پھر امتحاں	کس طرح کی نعمتیں بیش از بیاں
عقل و فہم و حفظ اور ذہن و ذکا	قوتِ و زور و طعام جانفزا
صورت و شکل و زر و لعلِ گہر	خانہ و یار و عزیز و سیم و زر
دختر و مادر پدر فرزند و زن	مال و ملک و دولت و باغ و چمن

ہیں خدا کی تو بتا کس کام کا،
باوجود اسکے بھی ہو تجھ کو نفور

سب یہ تیرے واسطے ہیں اے اخی
عقل سے یہ بات ہے یک لخت دور

دشمن جاں ہیں ہزاروں جانور
تیر و برچھی خنجر و تیغ و تبر

ہے وہی ہر دم محافظ اے بسر
مستعد ہیں آدمی کے قتل پر

مرض جسمانی ہیں غرض دس ہزار
گر نہ ہو اس کی حفاظت ایک دم

اژدہا و عقرب و زنبور و کار
دم کے دم میں دیکھے تو ملک عدم

ہے غضب یک لخت ان کو بھول کر
نعمتیں جو اسقدر دے اے فضول

اپنے اس خالق سے ہو تو بے خبر
حکم میں اس کے کرے ہے تو عدول

مسلمان بھائیو! اپنے ایمان اور عملوں کو درست کرو اور اللہ و رسولؐ کی نافرمانی سے باز آجاؤ۔ دیکھو آجکل ہماری حالت ایسی بگڑ گئی ہے کہ کسی غیر مسلم کو ایسا نہ دیکھا ہوگا کہ اس نے صورت و شکل اور لباس وغیرہ میں کسی بزرگ عالم جیسا رنگ ڈھنگ بنایا ہو۔ اور مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ کود کود کر کھلم کھلا غیر مسلموں کے طریقے کو اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑے جاتے ہیں یہ کیسی ردی اور گندی مسلمانی ہے۔ توبہ کرو کفار کے طریقے کو چھوڑ دو۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے بہت جلدی ہم ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریں گے کہ جنکے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے لئے ان جنتوں میں بیبیاں ہوں گی صاف ستھری اور ہم ان کو نہایت ساں سایہ میں داخل کریں گے (سورۃ النساء) ف۔ سبحان اللہ ایمان لانا اور مسلمان ہونا اور اللہ و رسولؐ کے حکموں پر چلنا کتنی بڑی نعمت ہے کہ انسان ایمان اور اچھے کاموں کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ جنت میں عیش و آرام پائے گا مگر اے انسان ؎

ہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں
دیکھ جنت اسقدر سستی نہیں،

رہگذر دنیا ہے یہ بستی نہیں
جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ
فرض تجھ پر بندگی ہے یاد رکھ

ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایکدن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ایمان کس طرح مضبوط ہوتا ہے

معلوم ہونا چاہیئے کہ ایمان تب درست اور مضبوط ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں میں سچا سمجھیں اور ان کی سب باتوں کو دل سے مان لے یہ ایمان ہے اور اللہ و رسول ؐ کے حکموں پر چلنا یہ دین ہے، اسلام ہے، اللہ و رسول کی کسی بات میں یا حکم میں شک کرنا یا اس کو جھوٹا ماننا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ ہنسی مذاق اڑانا ایسی باتوں سے ایمان نہیں رہتا اور قرآن و حدیث کے صاف صاف اور کھلے مطلب کو نہ ماننا اور ہیر پھیر کر کے اپنا مطلب بنانا بے دین اور بے ایمان بننا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کی خوب حفاظت کرے۔ اسلامی حکموں پر چل کر اس کو مضبوط کرے۔ اور کوئی بات ایسی نہ کہے اور نہ کرے جس سے ایمان میں فرق آوے۔

ایمان نہ لانے کی سزا اور عذاب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں یعنی حکموں کے منکر ہوئے یعنی ہمارے حکموں کو نہ مانا تو ہم ان کو بہت جلد ایک سخت آگ میں یعنی دوزخ کی آگ میں داخل کریں گے، اور اس میں ان کی برابر یہ حالت رہے گی کہ جب ایک دفعہ ان کی کھال جل چکی ہوگی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ دوسری تازہ کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ ہمیشہ عذاب ہی بھگتتے رہیں (سورۃ النساء) اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّہٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّہٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ لَا یَمُوْتُ فِیْہَا وَلَا یَحْیٰی ترجمہ:۔ بیشک جو شخص بغاوت کا جرم کر کے یعنی کافر ہو کر اپنے رب کے سامنے یعنی کچہری میں حاضر ہوگا تو اس کی سزا کے لئے دوزخ ہے اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا (فائدہ)

اللہ بچائے ایمان نہ لانا اور مسلمان نہ ہونا اپنے ایمان کو خراب کرنا کتنا بڑا سنگین جرم ہے۔ خدائی قانون میں بغاوت ہے۔ اس لئے باغی یعنی کافر ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالا جائے گا کہ اپنی بغاوت کی سزا پاتا رہے اور مسلمان چاہے کتنا ہی بڑا مجرم ہو خدائی قانون یعنی خدا کے سب حکموں کو مانتا ہے۔ باغی نہیں ہے عمل خدا کے قانون کے خلاف کر کے مجرم ہے سزا کاٹ کر پھر جنت میں آجائے گا اور کافر باغی ہے اس لئے وہ ہمیشہ دوزخ میں قید رہے گا۔

دعاء

اے خدا اے خالق ارض و سماں　　اے خدا اے مالک روز جزا

تو عذاب نار سے ہم کو بچا | ہوں نہ ہم بے آبرو روز جزا
تونے دوزخ میں جسے داخل کیا | اس کو بیشک تونے رسوا کردیا
ایسے ظالم کا کوئی ساتھی نہیں | کوئی بھی کام اس کے آسکتا نہیں
کافر و گمراہ و نافرماں نہ ہوں | میں کبھی بے دین و بے ایماں نہ ہوں
اے خدا اجبتک ہو میرے دم میں دم | رکھ مجھے اسلام پر ثابت قدم،

سوال :- فرشتے کون ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات پاک ہے کہ اس کی صفتوں اور نشانیوں سے اس کو سب جانتے ہیں کہ زمین وآسمان چاند سورج تارے رات دن اور کل مخلوق کی اس نے پیدا کیا اور سب مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے وہی امیر اور فقیر کرتا ہے وہی عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ ایسا زبردست اور بڑی قدرت والا ہے کہ انسان کے ارادوں کو توڑ دیتا ہے غرض کہ اس کی طاقت اور قدرت اور صفتوں سے سب اس کو جانتے ہیں، کوئی ہٹ دھرم اور سمجھ کا اندھا اس کی ذات پاک کا انکار کرے گا مگر فرشتوں کو ہر شخص نہیں جانتا کچھ ان کا حال بتاؤ۔

جواب :- اے بھائی عزیز تم نے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کو پہچانا۔ بیشک وہ جب مخلوق کا خالق اور مالک ہے۔ اس نے انسان کو مٹی سے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا، اور فرشتوں کو اس نے نور سے پیدا کرکے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلاتا ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرح کی صورت میں بن جانے کی قدرت دی ہے ہوا بن جائیں آدمی یا کسی جانور چرند پرند وغیرہ کی شکل میں بن جائیں۔ ان کے پر بھی ہوتے ہیں، کسی کے دو دو پر، کسی کے تین پر کسی کے چار پر۔ ان کی خوراک اللہ تعالےٰ کی یاد اور تابعداری کرنا ہے۔

تمام زمین وآسمان کا انتظام ان کے سپرد ہے۔
وہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے۔
اُن میں یہ چار فرشتے بڑا رتبہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں:۔

۱۔حضرت جبرائیل علیہ السلام ۲۔حضرت میکائیل علیہ السلام ۳۔حضرت اسرافیل علیہ السلام ۴۔حضرت عزرائیل علیہ السلام۔
حضرت جبرائیل اللہ تعالیٰ کے احکام اور کتابیں رسولوں اور نبیوں کے پاس لاتے تھے، اور بعض موقع پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعے سے کافروں اور نافرمانوں پر عذاب بھی بھیجا ہے۔ حضرت میکائیل مخلوق کو رزق پہنچانے اور بارش وغیرہ کے کاموں پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں کچھ بادلوں اور ہواؤں دریاؤں، تالابوں اور نہروں کے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت اسرافیل صُور لئے کھڑے ہیں جب قیامت ہوگی وہ صُور بجائیں گے۔ حضرت عزرائیل ملک الموت مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور بہت سے فرشتے اُن کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں نیک اور بد لوگوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ الگ ہیں۔ دو فرشتے انسان کے اچھے اور بُرے عمل لکھنے والے ہیں اُن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں بعض فرشتے انسان کو مصیبت سے بچانے پر مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں بعض فرشتے جنت اور دوزخ کے انتظاموں پر مقرر ہیں۔ بعض فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد میں مشغول رہتے ہیں بعض فرشتے دُنیا میں کام کرنے آتے ہیں اُن کی صبح و شام بدلی بھی ہوتی ہے صبح کی نماز کے بعد رات کو کام کرنے والے فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد یہ فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں بعض فرشتے دنیا میں پھرتے ہیں۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، جیسے قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو۔ علمِ دین پڑھایا جاتا ہو یا دین کی کتابیں پڑھی سُنی جاتی ہوں یا بزرگوں اور عالموں کی صحبت میں دین کی باتیں سیکھنے کے لئے جمع ہوتے ہوں وہاں حاضر ہوتے ہیں اور اُن کے شریک ہونے کی گواہی اللہ تعالیٰ کے سامنے دیتے ہیں اور یہ سب باتیں قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔

رسُول اور نبی کس کو کہتے ہیں معجزہ اور معراج کیا ہے

رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندے تھے وہ گناہوں سے پاک تھے گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے۔ رسول اور نبی میں اتنا فرق ہے کہ رسول کو نئی شریعت اور نیا قانون اور بڑی کتاب دی جاتی تھی اور نبی کو صحیفے یعنی چھوٹی کتابیں دی جاتی تھیں یا گزرے ہوئے رسول کی شریعت یعنی قانون ہی پر قائم رکھا جاتا تھا بہت سے رسول اور نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو دینِ اسلام کا صحیح سیدھا راستہ بتلائیں ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں سے ایسی نئی نئی اور مشکل باتیں ظاہر کرائیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتی تھیں، ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہوئے نبیوں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے بڑا مرتبہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہے آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے نبی ہیں آپ نے جو کام کئے اور جو کام بتلائے اُن کو حدیث شریف کہتے ہیں۔ حدیث شریف کی یہ چھ کتابیں معتبر اور بہت مشہور ہیں ۱۔ بخاری شریف ۲۔ مسلم شریف ۳۔ ابوداؤد

شریف ۴. ترمذی شریف ۵. نسائی شریف ۶. ابن ماجہ شریف۔ مگر ان کا مطلب عالم لوگ ہی سمجھتے ہیں اُن کا ترجمہ اُردو میں پڑھ کر دین کی باتوں میں رائے نہ دے عالموں سے پوچھ کر عمل کرے۔ ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ شریف سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک پہنچانا چاہا پہنچایا اور پھر مکہ شریف میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

سُلطانِ جہاں محبوب خُدا تیری شان وشوکت کیا کہنا ۔۔۔ ہر شئے پہ لکھا نام تیرا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سَر پہ تاجِ نبوّت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا ۔۔۔ سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا اُمت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ فرمائے تیرے حق میں داور ۔۔۔ وحدت کا کیا تجھ کو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے ۔۔۔ سب راز فاَوْحیٰ دِل پہ کھُلے یہ عزت وحشمت کیا کہنا

حوُروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پُکارا صلی اللہ ۔۔۔ اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قُرآن کلام باری ہے اور تیری زبان سے جاری ہے ۔۔۔ کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے ۔۔۔ خُطبے سے جھلکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور اُن کے سوا اصحابِ نبی ۔۔۔ قرُبان ہیں آقا تم پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

آنکھوں سے دریا جاری ہیں اور لب پہ دُعائیں پیاری ہیں ۔۔۔ رو رو کے گذاری شب ساری اے حامئ اُمت کیا کہنا

عالَم کی بھریں ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا وسخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی اور بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے رسولوں اور نبیوں پر اُتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین اسلام کا رستہ بتلائیں اُن میں یہ چار کتابیں بہت مشہور رہیں :۔

۱. توریت شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ۲. زبور شریف حضرت داؤد علیہ السلام پر ۳. انجیل شریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ۴. قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کے بعد نہ کوئی کتاب آسمان سے اُتری اور نہ قیامت تک اُترے گی۔ قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا اس سے پہلی کتابوں کو گمراہ لوگوں نے دُنیا کے لالچ میں آکر بہت کچھ بدل ڈالا اور قرآن مجید کے سامنے اب اُن کی ضرورت ہی نہ رہی اسی لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا اور اسی وعدے کے موافق ابتک موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا آج تک ایک نقطے کا فرق نہ آیا۔

اور نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام اس طرح کیا ہے کہ مسلمانوں کو اُس کے زبانی یاد کرنے کا شوق عطا فرمایا ہے اور اس کا پڑھنا اور یاد کرنا آسان کر دیا ہے، اتنی بڑی کتاب اور دو چار سال میں زبانی یاد ہو جاتی ہے دنیا بھر میں اس قدر حافظِ قرآن موجود رہتے ہیں کہ اگر خدا نہ کرے چھپے ہوئے قرآن تمام روئے زمین پر نہ رہیں تو اس طرح حافظوں کے ذریعے سے قرآن تیار ہو جائے گا یہ وہ شان عظیم ہے کہ سوائے قرآن کے کسی اور مذہب کی کتاب کو حاصل نہیں یہ قرآنی معجزہ ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جس طرح قرآن کے نقطے تک میں فرق نہیں آیا۔ اسی طرح اس کے معنوں میں بھی فرق نہیں آیا جو معنے اور احکام اور جو مطلب پہلے عالموں نے سمجھے اور لکھے ہیں اسی طرح موجود ہیں ان کو فقہ اور تفسیر اور حدیث کہتے ہیں اور ہزارہا متقی عالم ان کی حفاظت میں لگے رہے اور لگے رہتے ہیں۔ اب کوئی دنیا کے لالچ میں آ کر قرآن و حدیث فقہ اور تفسیر کے نئے معنے اپنا مطلب بنانے کو بدلے اور گھڑے، وہ بے دین اور گمراہ ہے وہ خود ہی بدلا جائے گا۔ مٹ جائے گا۔ ؎

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا ∴ مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

قیامت، پُل صراط، کوثر کیا چیز ہے

مرنے کے بعد سب کو زندہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی کچہری میں سب کا حساب کتاب ہوگا۔ اچھے کاموں پر ثواب اور انعام ملے گا اور بُرے کاموں پر عذاب اور سزا ملے گی اور اس زندگی کے بعد پھر کبھی موت نہیں آئے گی اس کو قیامت اور عالمِ آخرت کہتے ہیں جب دُنیا کے ختم ہونے کا وقت آئے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام صور بجائیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ جیسا ہے اس کی لمبائی اور چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے اُس کی آواز شروع شروع میں ہلکی اور نرم ہوگی آخر بڑھتے بڑھتے ایسی اونچی اور خوفناک ہو جائے گی کہ زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور تمام مخلوق مر جائے گی اور جو مر چکے ہوں گے اُن کی روحیں بیہوش ہو جائیں گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے بچانا چاہے گا وہ بچے رہیں گے اور ایک مدت اسی طرح گذر جائے گی۔ ؎

نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے	خُدا ہی رہے گا خُدا ہی رہا ہے
یہ مٹنے کی جا ہے مٹے گی ہر اک شے	کسی کا کہاں نام باقی رہا ہے
نہ دُنیا رہے گی نہ دنیا کی باتیں	رہے گا تو ہی اور تو ہی رہا ہے
فنا ہے فنا ہے ہر اک کو فنا ہے	سوا ذات باری کے کچھ بھی رہا ہے

الحاصل جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام مخلوق پھر زندہ ہو تو پھر صور بجایا جائے گا اس کی آواز سے تمام مخلوق پھر زندہ ہو جائے گی اور آسمان و زمین اُسی طرح قائم ہو جائیں گے اور تمام لوگوں کو قیامت کے میدان میں لایا جائے گا سورج بہت قریب کر دیا جائے گا اس کی گرمی سے لوگوں کے دماغ ہنڈیا کی طرح پکنے لگیں گے اس تکلیف اور بھوک پیاس سے گھبرا کر سب لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہم کو حساب و کتاب سے جلدی چھوڑانیے سب نبی کچھ نہ کچھ عذر کریں گے اور سب کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے

اور میزان ترازو کھڑی کی جائے گی اُس میں عمل تولے جائے گی اور شفیع محشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نہر حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

پُل صراط، دوزخ کے اوپر پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اُس پر چلنا پڑے گا جن لوگوں نے اللہ و رسُول کی تابعداری کی ہوگی وہ بجلی کی طرح اُس سے پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو لوگ اللہ و رسول کے نافرمان ہوں گے وہ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔

مومنو ہنستے ہو کیوں بے فکر بے غم بے خبر | اک خطر وحشت ہے روزِ داورِ پُرخطر
نیک و بد اعمال تولے جائیں گے میزان میں | ہو حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

پلصراط: بسکہ باریک و طویل و تیز ہے | اس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے
توشہ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ جی | پیچھے قبر میں کون بھیجے گا سوچو تو سہی

صحابہ کون لوگ ہوتے ہیں

رسولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے ان کو اصحاب یا صحابہ کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں اُن سب کی تعظیم واجب ہے اُن میں یہ چار اصحاب سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں اُن کی بزرگی اور بڑائی کا انکار کرنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔

دوستانِ مصطفےٰ حق کے ولی | ابوبکر و عمر عثمان و علی
ہوئی دین کو اُن سے قوت تمام | ہو اُن سب پہ رحمت خدا کی مدام
گر کرے صد بار بس چلا کشتی | کشتی پا کو ان کے کب پہنچے کوئی
دامن ان کا آگیا ہے جن کے ہاتھ | کفر کے طوفان سے پائی ہے نجات

آسمانِ فیض کے تارے ہیں یہ | اور رسول اللہ کے پیارے ہیں یہ
اُن کی ہمت سے ہمیشہ تا قیام | دینِ احمد کو رونق ہے تمام
تخمِ اُن کی الفت کا دل میں بو | تاکہ تیرا باغِ ایماں سبز ہو
گر بُرے وہ ہیں تو بہتر کون ہے | گر وہ بے راہ ہیں تو رہبر کون ہے

اسی طرح رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولادِ پاک اور ازواجِ مطہرات سب قابلِ تعظیم ہیں اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن کا ہے۔

فاطمہ زینب رقیہ اے جواں | اُمِّ کلثوم آپ کی ہیں بیٹیاں
جتنی ہیں ازواجِ ختم المرسلیں | اُمہات المؤمنین ہیں بالیقیں

چار یہ دو فاطمہ زہرا کے لعل | جگر نبی کے ان کو ٹکڑے کر خیال
اُن سے جو کوئی کہ ہو بد اعتقاد | دین و دنیا میں رہے وہ نامراد

دین پر چلنے کا صحیح راستہ بتلاؤ

بعض گمراہ لوگوں نے دنیا کی عزت اور دولت کے لالچ میں آکر اپنی اپنی جماعتیں بنائیں اور بناتے جاتے ہیں کوئی نبی بنتا ہے کوئی حدیث شریف کا انکار کرتا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی قرآن وحدیث کا مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ میں سمجھتا ہوں ایسی حالت میں یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ایسے فرقہ کے لوگوں سے بچنا چاہیئے اور یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بتلا دی ہیں اب کوئی نئی بات یا نیا طریقہ دین میں داخل کرنا بدعت ہے اور بدعت کفر و شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ بہت سے مسئلے دین کے ایسے تھے کہ جن کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا تھا وہ مسئلے بڑے بڑے درجے کے پہنچے بزرگ عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن وحدیث سے سمجھ کر اوروں کو بتلا دیئے ایسے اللہ کے پیارے بندوں کو مجتہد اور امام کہتے ہیں دین کے رہبر اور امام بہت ہوئے مگر اُن میں یہ چار بڑا درجہ رکھتے ہیں اور بہت مشہور ہیں:۔

۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ ان چاروں اماموں کو اُس بہترین زمانہ کے بڑے بڑے عالموں نے پسند کر لیا تھا۔ اُس وقت سے سب مسلمان اُن کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرتے چلے آئے ہیں بڑے بڑے بزرگ عالموں نے ان کی تقلید کی اور کر رہے ہیں بس ان چاروں اماموں میں سے جس امام صاحب سے زیادہ اعتقاد ہو اس کے مسئلوں پر عمل کریں اور اُن کے مسئلوں میں جو اختلاف ہے اس کو خدا کی رحمت سمجھیں کسی کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ ہندوستان میں حضرت امام اعظم کے مسئلوں پر عمل کرنے والے لوگ زیادہ ہیں ان کو حنفی کہتے ہیں بس ان اماموں کے مسئلوں پر عمل کرنا قرآن وحدیث ہی پر عمل کرنا ہے دینِ محمدی کا صحیح اور سیدھا راستہ یہی ہے اور ان چاروں اماموں کو دینِ محمدی کی کونسل سمجھو۔ جو لوگ ان چاروں اماموں کے مسئلوں پر عمل کرتے ہیں ان کو اہلِ سنت والجماعت کہتے ہیں۔

ایک کی کر تقلید اِن چار سے | کام مت رکھ خلق کی گفتار سے
اور جو مذہب کہ ہیں اس سے جُدا | ہے نہیں رہنی کبھی اُن سے خُدا
ہے اسی مذہب کا غلبہ دیکھ لے
رہتے ہیں غالب یہی ہر آن میں

مذہب سنت جماعت خوب ہے | حق تعالیٰ کو یہی محبوب ہے
راہ سنت کی یہی سیدھی ہے راہ | اور ہیں شیطان کی راہیں تباہ
اور مذہب ہو گئے اس کے تلے
گفتگو میں جنگ میں میدان میں

اماموں کا بیان

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک کاموں میں تم جلدی کیا کرو اس سے پہلے کہ فتنے پیدا ہوں کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر، اور اپنا دین و ایمان دنیا کے لالچ میں بیچ ڈالے گا اور ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد جو آدمی زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا ایسے وقت تم کو چاہیئے کہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقے کو اس طرح پکڑ لینا کہ جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیتے ہیں اور نئے طریقوں سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں نئی بات نکالنا بدعت ہے اور بدعت ایسی بری چیز ہے کہ وہ دین سے دور کر دیتی ہے اور دوزخ میں پہنچا دیتی ہے (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے کہ لوگوں نے طریقے اور فرقے نکالے مسلمان بھائیو دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو پہلے ہی سے بتلا دیا ہے کہ میری اُمت میں یعنی مسلمانوں میں تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیں گے بس ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور باقی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے آپ کے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ جنت میں کونسا فرقہ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحابوں کے طریقے پر ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی)

اَب ہر فرقے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ہی رسول اللہ کے طریقے پر چلتے ہیں اور ہم ہی حق پر ہیں تو ایسے فتنہ کے زمانہ میں یہ بات سمجھنے کی اور عمل کرنے کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اس وقت آپ کے اصحابوں کو دینی کو جس مسئلے کی ضرورت پڑتی تھی آپ سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور جب آپ کی وفات ہوگئی اور آپ کا زمانہ ختم ہوگیا تو دوسرا زمانہ آپ کے اصحابوں کا آیا انھوں نے جس طرح آپ کو عمل کرتے دیکھا تھا اُسی طرح عمل کرتے رہے اور جب اصحابوں کا زمانہ ختم ہونے لگا تو تیسرا زمانہ آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے دین کی حفاظت کے لئے اماموں کو پیدا کیا اور ان کو قرآن و حدیث کے علم کے خزانے عطا فرمائے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتلائیں۔ انھوں نے قرآن و حدیث کو اچھی طرح سمجھ کر اور جانچ کر تمام احکام لکھ دیئے تاکہ لوگوں کو دین کے احکام قیامت تک معلوم ہوتے رہیں اور اس برکت والے زمانہ کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اُن میں دین کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر اُن کو پسند کیا اور پیشوائی کی سند عطا فرمائی کہ سب لوگ قیامت تک ان کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کریں بس جن لوگوں نے حضرت امام اعظم کے مسئلوں پر عمل کیا وہ حنفی کہلاتے اور جن لوگوں نے حضرت امام شافعی کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کیا وہ شافعی کہلائے اسی طرح مالکی اور حنبلی کہلائے اور مشہور ہوئے ان چاروں اماموں کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنا بلاشبہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہے ان کے خلاف مسئلے اور طریقے نکالنے بد دینی ہے اور ان چاروں اماموں کے مسئلوں پر چلنے والوں کو مقلد اور اہلِ سنت کہتے ہیں۔ ہندوستان میں بہت زیادہ لوگ امام اعظم کے مقلد ہیں اُن کو حنفی کہتے ہیں۔

حضرت امام اعظم کے حالات شریفیہ

آپ کا اسم شریف نعمان اور کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے نوشیرواں جو ملک فارس کا بادشاہ تھا آپ اس کی اولاد میں سے ہیں آپ کے والد کا نام ثابت ہے آپ سنہ اسی ہجری میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب اس وقت موجود تھے چھوٹی سی عمر میں آپ کو دین کے علم پڑھنے کا شوق ہوا اور قرآن مجید سات قرأتوں میں پڑھا اور چار ہزار عالموں سے قرآن و حدیث کا علم پڑھا آپ کے استاد بڑے بڑے بزرگ اور پرہیزگار تھے آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے عالم اور بزرگ ہوئے جیسے حضرت امام یوسف اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت فضیل بن عیاض ، اور حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت بشر حافیؒ اور حضرت داؤد طائی رحمت اللہ علیہم ، حضرت امام اعظم کی سب سے بڑی بزرگی یہ ہے کہ آپ نے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحابوں کی زیارت کی ہے اور جس شخص نے مسلمان ہونے کی حالت میں حضور پُر نور کے اصحابوں کو دیکھا اس کو تابعی کہتے ہیں اور تابعی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے دیکھنے والے مسلمان یعنی صحابی کو دیکھا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا تو آپ کو تابعی ہونے کی بزرگی بھی حاصل ہے ۔

دشمنی ہاتھوں میں دے دی ہے تیرے ❖ راہ سیدھی آپ تو اب دیکھ لے

پیشنگوئی :- بخاری شریف اور مسلم شریف میں میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک فارس میں اللہ کا ایک ایسا بندہ ہوگا کہ اگر علم آسمان پر بھی ہو تو وہ علم کو آسمان پر سے بھی اُتار لائے گا اور علم کو حاصل کرے گا یہ پیشین گوئی امام اعظم کے لئے تھی کیونکہ ملک فارس میں آپ کے برابر کوئی عالم نہیں ہوا ۔ یہ خاص بزرگی بھی آپ کو حاصل ہے آپ کی پرہیزگاری اور عبادت ۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت حسن بن عماد جو اس وقت بہت بڑے بزرگ تھے آپ کو غسل دیتے وقت انہوں نے فرمایا کہ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں کہ آپ تیس برس سے ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور چالیس برس عشاء کے وضو سے آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ساری ساری رات نفل نماز میں قرآن پڑھا اور اپنی وفات کی جگہ آپ نے ایک ہزار قرآن ختم کئے دوپہر کو کچھ تھوڑا سا آرام کرتے تھے باقی ہر وقت علم کے پڑھانے میں لگے رہتے تھے ۔ آپ نے پچپن ۵۵ حج کئے ۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ کسی کا علم نہ پایا اور جس نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں اس کو علم میں کمال حاصل نہ ہوا آپ کی پرہیزگاری کا یہ حال تھا کہ جس پر آپ کا قرض ہوتا آپ اس کی دیوار کے سایہ میں کھڑے نہ ہوتے تھے کہ سود لینے کا گناہ نہ ہو جائے ۔

کرامت :- آپکی بہت سی کرامتیں ہیں یہاں برکت کے لئے ایک ہی کرامت لکھی جاتی ہے ایک دفعہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوئے اور آپ نے آواز سے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اس وقت روضۂ انور سے جواب آیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ اس وقت ہزاروں آدمی وہاں موجود تھے

سب نے یہ جواب مبارک سُنا اور اُس وقت سے آپکی عزت اور شہرت بڑھ گئی اور تمام دنیا میں امام اعظم مشہور ہو گئے، اور تمام زمین پر سب سے زیادہ لوگ آپ کے مقلد ہو گئے اور آپ کے بتلائے ہوئے مسئلوں پر عمل کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعظم بنایا۔ امام اعظم۔ مصلی اعظم۔ مذہب اعظم۔ جماعت اعظم

حضرت امام اعظم کی وفات شریفہ

سنہ ایک سو پچاس ہجری میں ستر سال کی عمر پاکر آپ نے وفات پائی اور اللہ و رسول کے حکموں سے باغ دین کو روشن اور سرسبز کر دیا۔ آپکی وفات شریف کی خبر سن کر لوگ اس قدر آگئے کہ پانچ دفعہ آپ کے جنازہ پر نماز پڑھی گئی یہاں تک کہ پچاس ہزار آدمیوں نے آپ کے جنازے پر نماز پڑھی، اللہ اکبر آپ اللہ تعالیٰ کے کیسے مقبول اور پیارے بندے تھے۔ بغداد میں ایک بادشاہ نے آپکی قبر شریف پر گنبد بنوا دیا تھا اور قریب ہی ایک مدرسہ کھلوا دیا تھا۔ بغداد میں یہ پہلا مدرسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

حضرت امام شافعیؒ کے حالات شریفہ

آپ قریشی ہیں اور اسم شریف آپ کا محمدؐ ہے اور شافعی لقب ہے سنہ ڈیڑھ سو ہجری مقام منیٰ میں مکہ شریف کے قریب آپکی پیدائش ہوئی اور اُسی سال میں حضرت امام اعظمؒ کی وفات شریف ہوئی پھر حضرت امام شافعی کو مکہ شریف میں لایا گیا آپ سات برس کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے تھے اور بہت سی حدیثیں بھی یاد کر لی تھیں پھر مکہ شریف سے مدینہ شریف میں آکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے انکی کتاب مؤطا پڑھی اور آپ پندرہ برس کی عمر میں پورے عالم ہو گئے اُس وقت کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے آپکی قابلیت اور دین میں مضبوطی دیکھ کر آپ کو فتوے دینے کی اجازت دے دی اور آپ کو دین کی خدمت کے لئے پسند فرما لیا۔

کرامت :۔ آپ نے جوان ہونے سے پہلے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضورؐ نے فرمایا:۔ اے لڑکے : آپ نے عرض کیا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ (یعنی حاضر ہوں میں یا رسول اللہ) حضورؐ نے فرمایا کہ تم کس قوم میں سے ہو آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ میں قریشی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور اپنا منہ کھولو۔

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پاس جاکر اپنا منہ کھول دیا۔ حضورؐ نے اپنا آب دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے علم میں ترقی اور برکت عطا فرمادے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد علم حدیث میں مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ آپ جب علم کی پڑھائی سے فارغ ہوئے تو حضرت امام مالکؒ سے اجازت لے کر بغداد میں گئے وہاں کے عالموں کو امتحان دیا اور سند حاصل کی۔

پھر مکہ شریف میں تشریف لے آئے پھر بغداد میں گئے پھر وہاں سے مصر میں گئے اور وہاں رہ کر کتابیں لکھیں اور علم پڑھانے میں مشغول ہوئے چودہ کتابیں اصول دین میں اور ستو سے زیادہ فروعات دین میں لکھیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے پھر بھی آپ کے شاگرد ہوئے۔ ایک دفعہ لوگوں نے حضرت امام احمد سے کہا کہ آپ تو حدیثوں کے حافظ ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ایک جوان لڑکے کے شاگرد ہو گئے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں فرمایا کہ جتنی حدیثیں مجھے یاد ہیں امام شافعی ان کا مطلب سمجھتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں علم کے دروازے پر ہی پڑا رہتا۔ علم فقہ کا دروازہ مجھ پر اُن ہی کی برکت سے کھلا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام احمد چالیس برس تک آپ کی مغفرت کے لئے دعا کرتے رہے۔

ایک دن امام احمد کے صاحبزادے نے پوچھا کہ شافعی کون تھے جن کے لئے آپ دُعا مانگتے رہتے ہیں، فرمایا امام شافعی دنیا میں آفتاب تھے اور خُدا کے بندوں کے لئے امن اور آسانی کا وسیلہ تھے، سبحان اللہ حضرت امام شافعی بھی کیسی مُبارک شان دیکھتے تھے۔ جمعہ کے دن سنہ دو سو چار ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ رحمتیں نازل ہوں آپ پر اللہ کی۔

حضرت امام مالکؒ کے حالات شریفہ

آپ اپنی والدہ صاحبہ کے پیٹ میں دو۲ برس رہے اور سنہ پچانوے ۹۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور چوراسی برس کی عمر شریف پا کر اس دنیائے فانی کو چھوڑا۔ آپ کو حدیثوں کے یاد کرنے کا بہت شوق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بڑے عاشق تھے سترا برس کی عمر میں حدیثوں کا یاد کرنا شروع کیا اور بے شمار حدیثوں کے آپ حافظ ہو گئے حضرت امام شافعیؒ آپ کے شاگرد ہیں آپ نے اپنی کتاب مُوطا میں سے ایک۔ ایک ہزار حدیثیں شاگردوں کو پڑھائیں اور تمام عمر مدینہ شریف میں رہے جب آپ حدیث شریف پڑھانے بیٹھتے تو وضو کر کے خوشبو لگاتے اور فرماتے کہ میرا دل اس سے بہت خوش ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی خوب تعظیم کروں۔

سبحان اللہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پیارے بندے تھے اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام احمدؒ کے حالات شریفہ

سنہ ایک سو چونسٹھ ہجری شہر بغداد میں آپ پیدا ہوئے اور سنہ دو سو اکتالیس میں ستتّر برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ آپ علم حدیث اور فقہ میں یعنی حدیثوں کا مطلب سمجھنے میں حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔ اور آپ کے شاگرد بھی بڑے بڑے درجہ کے عالم اور امام ہوئے جیسے امام بخاریؒ۔ امام مسلم۔ آپکی دُعا بہت جلدی قبول ہوتی تھی حضرت امام شافعیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے کہ میں نے بغداد میں احمد بن حنبل کے برابر پرہیزگاری اور علمی لیاقت میں کسی کو نہیں چھوڑا آپکی کتاب مُسند شریف علم حدیث میں بڑی معتبر اور مشہور ہے اس میں تیس ہزار سے زیادہ حدیثیں ہیں

کرامت :۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے حاکم نے لوگوں کے ورغلانے سے آپ کو اپنی کچہری میں بلایا اور کہا تم قرآن کو مخلوق کہدو۔ آپ نے جواب دیا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے میں اس کو مخلوق نہیں کہہ سکتا۔ یہ جواب سُن کر حاکم نے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر اُوپر لٹکا دیا اور حکم دیا کہ اس کے کوڑے مارو جب کوڑے لگنے لگے تو آپ کا کمر بند کھل گیا۔ اُسی وقت غیب سے دو ہاتھ ظاہر ہوئے اور کمر بند باندھ کر غائب ہوگئے۔ یہی یہ کرامت دیکھ کر حاکم کانپ گیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ جب آپ چھوٹ کر آئے لوگوں نے کہا کہ جن لوگوں نے آپ کو تکلیف دی ہے اُن کے لئے بددعا کیجئے۔

آپ نے فرمایا میں نے اُن کو معاف کیا اس لئے کہ وہ مجھ کو غلطی پر سمجھتے تھے۔

کرامت :۔ آپ کی وفات شریف جمعہ کے دن چاشت کے وقت بغداد میں ہوئی اور عصر کی نماز کے بعد آپ کو دفن کیا گیا جب آپ کا جنازہ لے کر چلے تو ہزارہا پرندے آپکی جُدائی میں بے قرار ہو کر آپ کے جنازے پر اُڑ اُڑ کر گرتے تھے یہ کرامت دیکھ کر چالیس ہزار آدمی مسلمان ہوگئے۔ لکھا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حضرت بتلائیے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیسے گذری۔ فرمایا۔ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور بزرگی کا تاج میرے سر پر رکھا اور مجھ سے فرمایا گیا اے احمدؒ یہ بزرگی کا تاج اُس مسئلے کی بدولت تم کو دیا گیا ہے کہ تم نے ہمارے کلام کو مخلوق نہیں کہا تھا اور تکلیف برداشت کی تھی، اللہ اکبر آپ بھی بڑی شان کے امام تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام یوسفؒ کے حالات شریفہ

آپ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں آپ تین بادشاہوں کے یہاں قاضی بھی رہے ہیں آپ دن رات دین کی خدمت میں لگے رہتے تھے لیکن پھر بھی دن رات میں علاوہ فرض نمازوں کے دو سو رکعت نماز نفل پڑھتے تھے قرآن مجید کی تفسیر کے آپ حافظ تھے سنہ ایکسو۸۱ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان عظیم رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

حضرت امام محمدؒ کے حالات شریفہ

آپ بھی حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں آپ قرآن و حدیث کے علم میں اتنا بڑا درجہ رکھتے تھے کہ حضرت امام شافعیؒ آپ کے شاگرد ہیں آپ کے اور بھی شاگرد بڑے بڑے بزرگ عالم ہوئے نو سو ننانوے۹۹۹ کتابیں دین کی خدمت میں آپ نے لکھیں سنہ ایکسو۱۸۰ اسی ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

سبحان اللہ آپ بھی بڑی شان کے امام تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت امام بُخاری کے حالات شریفہ

آپ جمعہ کے دن تیرا شوال ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری میں نابینا ہی پیدا ہوئے۔ آپکی والدہ کو بہت غم رہتا تھا، اور دُعا کرتی رہتی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا بیٹی تمہارے بیٹے کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارا رونا اور دُعا کرنا بہت پسند آیا۔ جب آپ صبح کو اُٹھے تو آنکھوں کو درست پایا۔ آپکی والدہ کو نہایت مسرت ہوئی پھر دس برس کی عمر میں آپ کو علم پڑھنے کا شوق پیدا ہوا جس جگہ قرآن و حدیث کا علم سنتے وہاں جاکر علم حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ بہت بڑے درجے کے عالم اور فاضل ہوگئے اور اُستادوں سے امتحان دے کر سندیں حاصل کیں پھر اپنے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کو گئے اور وہیں رہنے لگے اور چھ لاکھ حدیثوں میں سے خوب سوچ سمجھ کر اپنی کتاب بخاری شریف لکھی۔ قرآن مجید کے بعد عالموں کے نزدیک بخاری شریف علم حدیث میں سب کتابوں سے بڑا درجہ رکھتی ہے اور بڑی معتبر اور مشہور رہے۔ سمرقند کے قریب سنہ دو سو ہجری کے اندر ایک گاؤں میں باسٹھ ۶۲ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ انا للہ۔ سبحان اللہ آپ بھی بڑے درجے کے امام تھے رحمتیں ہوں اللہ تعالیٰ کی آپ پر۔

حضرت امام مُسلم کے حالات شریفہ

آپ نیشاپور کے رہنے والے ہیں سنہ دو ۲ سو ہجری میں آپ پیدا ہوئے آپ نے بڑے بڑے بزرگ عالموں سے علم حاصل کیا اور امتحانوں میں پاس ہوکر سندیں حاصل کیں۔ علم سے فارغ ہوکر آپ نے اپنی کتاب مُسلم شریف لکھی۔ بُخاری شریف کے بعد علماء کے نزدیک علم حدیث میں اس کا بڑا درجہ ہے اور بڑی معتبر اور مشہور رہے۔ ستاون برس کی عمر پاکر آپ نے وفات پائی۔ انا للہ۔

سبحان اللہ، کتنی بڑی شان کے آپ امام تھے رحمتیں ہوں آپ پر اللہ تعالیٰ کی۔

فائدہ۔ مُسلمان بھائیو! اس عاجز نے ایک نمونہ کے طور پر یہ حالات اماموں کے لکھے ہیں ورنہ اُن حضرات کی شان عظیم میں کتابیں بھری پڑی ہیں۔ غور سے دیکھوگے سمجھوگے تو ضرور معلوم ہوجائے گا کہ اُس مُبارک زمانہ کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اُن اماموں کو پڑھایا اور دین میں ان کی سمجھ اور مضبوطی دیکھ کر اُن کو سندیں دیں اور دین کی خدمت اُن کے سُپرد کی اور اُن کو امام اور پیشوا بنایا۔ آج کل کی طرح دجال پن نہیں تھا کہ کچھ صرف و نحو اور دو چار کتابیں عربی کی پڑھ کر خود ہی علامہ اور مجتہد بن گئے اور دین کی باتوں میں اپنی رائے دینے لگے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی آدمی سورۃ اخلاص زبانی یاد کرکے دعویٰ کردے کہ میں بھی حافظ قرآن ہوں یا کوئی دو چار نسخہ یاد کرکے کہے کہ میں بھی حکیم ہوں سراسر غلط ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ نیم مُلا خطرۂ ایمان اور نیم حکیم خطرۂ جان۔ خوب یاد رکھو جب تک کسی شخص کو علماء حقانی پسند

نہ کریں وہ اس قابل نہیں کہ دین کی باتوں میں اس کی رائے پر عمل کیا جائے ایسے ہی بے علم اور جاہل لوگوں کی وجہ سے مسلمانوں میں فرقے بنتے چلے جاتے ہیں اور جھگڑے فساد ہوتے رہتے ہیں۔

اماموں کی تقلید کرنے کا مسئلہ

از حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھانوی چشتی حنفی یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بعض علوم سینہ بسینہ ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض علوم فہم عالی سے سمجھ میں آتے ہیں عقل متوسط یا ادنیٰ اُن کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں اسی واسطے اتباع مجتہدین کی ضرورت ہے اور مجتہدین کے کلام کو سمجھنے کے لئے ہر زمانہ میں علماء متقین کا اتباع ضروری ہے کیونکہ مجتہدین (یعنی اماموں) کے کلام کو بھی ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ صاحبو! اگر دین سنبھالنا چاہتے ہو تو ہر مسلمان کو اس کی ضرورت ہے کہ کسی متقی عالم کا اتباع کرے ۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا مگر اس اتباع سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم لوگ استقلالاً فقہاء (یعنی اماموں) کا اتباع کرتے ہیں بلکہ استقلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع کرتے ہیں مگر ہم کو آپ کا مطلب فقہاء (یعنی اماموں) کے بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہے۔

علماء باعمل کی بزرگی

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یعنی جو عالم باعمل ہیں اور دین کی اشاعت و خدمت اور اہلِ دین کی روحانی تربیت کرتے ہیں کہ یہی کام تھا اَنْبِیَاء عَلَیْھِمُ السَّلَامُ کا ورنہ بے عمل عالموں کی سخت پکڑ بھی آئی ہے جو عالم علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ کے خوف سے پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اُس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کے لئے تمام مخلوق زمین و آسمان کی اور پانی میں مچھلیاں اُس کی بخشش کی دُعا کرتی ہیں اور عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی تاروں پر اور عالم لوگ وارث ہیں انبیاء کے اور انبیاء نے مال و دولت میراث میں نہیں چھوڑا صرف علم کو میراث میں چھوڑا ہے سو جس نے علم حاصل کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا اس نے پورا حصہ یعنی کمال حاصل کیا (ترمذی)

فائدہ۔ مسلمان بھائیو! اس حدیث شریف میں علم دین حاصل کرنے کی بزرگی معلوم ہوئی کہ علم دین پڑھ کر عالم بن سکتے ہیں اگر یہ دولت علم کی نصیب نہ ہو تو علماء باعمل کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ دین کے مسئلے اُن سے پوچھا کرو انشاء اللہ تعالیٰ اُنکی صحبت کی برکت سے تم کو بھی دین کا ضروری علم حاصل ہو جائے گا۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے مگر سید العلماءؐ کی صحبت اور برکت سے سب عالم ہو گئے اور خوب یاد رکھو کہ بغیر علم کے عبادت بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔

مولوی کس کو کہتے ہیں

جاننا چاہیئے کہ صرف عربی پڑھنے سے آدمی مولوی نہیں ہوتا چاہے وہ کتنی ہی عربی جانتا ہو۔ عربی میں تقریر بھی کر لیتا ہو۔ تحریر بھی لکھ لیتا ہو۔ دیکھ عربی جاننے والا ابوجہل بھی تھا بلکہ وہ آجکل کے عربی پڑھے ہوؤں سے زیادہ عربی جانتا تھا تو پھر وہ تو بہت ہی بڑے درجے کا مولوی ہونا چاہیئے حالانکہ اتنی عربی جاننے کے باوجود اس کا نام ابوجہل ہوا۔ تو صرف عربی جاننے کا نام عالم یا مولوی نہیں ہے بلکہ مولوی اُس عربی جاننے والے عالم کو کہتے ہیں جو متقی پرہیزگار ہو اور محسن اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتا ہو آپکی سنت کا عاشق ہو۔ کیونکہ مولوی میں نسبت اور تعلق ہے مولیٰ کی طرف یعنی مولیٰ والا۔ بس جب تک وہ اللہ والا ہے اس وقت تک مولوی ہے اور قابلِ اتباع ہے اور جب اس نے رنگ بدلا اُسی وقت سے وہ مولوی نہیں رہا اور وہ اس قابل نہ رہا کہ اس کا اتباع کیا جاوے بلکہ ایسے گمراہ شخص کو چھوڑ دیا جاوے گا چاہے وہ ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ عربی جانتا ہو۔ خوب سمجھ لو۔ چاہے وہ خدا بنتا ہو۔ نبوت کا دعویٰ کرتا ہو۔ دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہو مردود ہے۔

بیعت کرنا سُنّت ہے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سات یا آٹھ آدمی تھے آپ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم کس حکم پر آپکی بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان حکموں پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ میں نے اُن حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کا کوڑا گر پڑا ہے تو وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اُٹھا کر اُن کو دے دے۔ (مسلم شریف)

فائدہ بیعت طریقت اور اصلاح اعمال کا مسئلہ :- حضرات صوفیہ کرام میں جو بیعت کا معمول ہے جس کا حاصل معاہدہ التزام احکام اور اہتمام اعمال ظاہری و باطنی کا ہے جس کو ان کے عرف میں بیعت اور طریقت کہتے ہیں بعض اہل ظاہر اس کو اس بنا پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا مگر اس حدیث شریف میں اس کا بالکل ثبوت ہے کہ یہ مخاطبین چونکہ صحابہ ہیں اس لئے یہ بیعت اسلام یقیناً نہیں اور مضمون بیعت ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہیں بلکہ بدلالت الفاظ معلوم ہوتا ہے کہ التزام اور اہتمام اعمال کے لئے ہے بس مقصود ثابت ہو گیا (از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مشائخ یعنی پیروں کا طریقہ کیسا ہے

جیسے حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہم قرآن و حدیث کا حکم اور مطلب تبلانے والے تھے اسی طرح نفس کے سنوارنے والے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے طریقے تبلانے والے اور قرآن و حدیث پر عمل کرانیوالے مشائخ یعنی پیران عظام تھے انہوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر اللہ اور رسول کی محبت اور اطاعت کے طریقے لوگوں کو تبلائے ان طریقوں پر چل کر بے شمار لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول بندے اور اللہ و رسول کی محبت اور اطاعت میں دنیا سے تشریف لے گئے مشائخ بہت ہوئے مگر اُن میں یہ چار بہت مشہور ہیں ۱. حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی ۲. حضرت شاہ معین الدین اجمیری ۳. حضرت شاہ بہاؤالدین نقشبندی ۴. حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم۔

ان چاروں پیران عظام کے سلسلے اور طریقے جاری ہیں۔ان پیروں کے طریقے میں مرید ہو کر اپنے نفس کو سنوارنے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت دل میں بسا دے ۔ سبحان اللہ پیران عظام کے طریقے نور ہی نور ہیں ۔ دیکھو! بغیر پیر کامل کے آدمی سنور نہیں سکتا جیسے بغیر اُستاد کے علم نہیں حاصل ہو سکتا بلکہ کوئی ہنر وغیرہ بھی بغیر استاد کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو تو استاد کامل یعنی پیر کا دامن پکڑو۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

بے عنایات حق و خاصان حق ، گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

یعنی ، بغیر خدا کی مہربانی اور اس کے پیارے بندوں کی مہربانی کے اگر کوئی فرشتہ بھی ہو جائے تب بھی اس کا اعمال نامہ سیاہ ہو گا۔ ؎ نجویم زیں سپس راہِ اثیر ، پیر جویم پیر جویم پیر پیر۔

یعنی۔اس حقیقت کو پہچان لینے کے بعد میں آسمان کا راستہ نہ تلاش کروں گا ،یعنی بے رہبر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قدم نہ رکھوں گا۔ بس اَب تو پہلے پیر تلاش کروں گا۔پیر تلاش کروں گا۔پیر تلاش کروں گا۔ ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء ؛ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

یعنی اولیاء اللہ کی ایک وقت کی صحبت سینکڑوں برس کی عبادت سے بہتر ہے ؎

بے رفیقے ہر کہ شد در راہِ عشق ؛ عمر بگذشت و نشد آگاہِ عشق

یعنی ، اللہ تعالیٰ کی محبت کے راستے میں جس نے بغیر رہبر اور رفیق کے قدم رکھا اس کی عمر تمام ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ کر سکا۔

ولی کس کو کہتے ہیں

مُسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور بُرے کاموں سے بچتا ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری خوب کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں ولی سے کبھی کبھی ایسی باتیں بھی ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف ہو اور اس سے کوئی ایسی عجیب بات ظاہر ہوتی ہو جو اور لوگوں سے نہ ہو سکے تو وہ جادو ہے یا اس کا کوئی کرتب یا شعبدہ ہے ایسے کرتب اور شعبدے تو کافر جوگی وغیرہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ایسا شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ ولی لوگوں کو کبھی بعض باتیں بھید یعنی غیب کی جاگتے میں یا سوتے میں معلوم ہو جاتی ہیں ایسی باتوں کو کشف اور الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ باتیں شریعت کے موافق ہوں تو اچھی ہیں ورنہ شیطانی جال ہے ایسی باتوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے۔

ولی لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقبول اور پیارے بندے ہوتے ہیں انکی صحبت میں بیٹھنا ان سے محبت کرنا اور ان کی عزت اور خدمت کرنا اور اُن کی نصیحت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اُن کو تکلیف دینا اور ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کے قہر کی نشانی ہے۔ وہ ایسی برکت والے بندے ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا غصہ اور عذاب ٹل جاتا ہے۔ آفتیں اور مشکلیں دور ہو جاتی ہیں ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا ۔

گرچہ اُڑتا ہو ہوا پر رات دن
رات دن ڈوبے جہالت میں رہیں

ترک سنت جو کرے شیطان گن
عقل سے قرآن کے معنی کہیں
چھوڑ کر معنی تفسیر و حدیث

اس زمانہ میں بہت انسان ہیں
نام کے مرشد بہت گمراہ ہیں
جی میں جو آتا ہے کہتے ہیں خبیث

آدمی کی شکل میں شیطان ہیں
دین کے دشمن وہ بدراہ ہیں

کامل پیر کی پہچان

خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی آپ کے بعد نہ نبی پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو گا کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور دین کا راستہ بتلائے لیکن آپ کے طفیل اور برکت سے آپ کی اُمت میں آپ کی تابعداری کرنے والے علماء حقانی وصوفیائے ربانی موجود رہے اور قیامت تک موجود رہیں گے جو انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ کے حکموں کے موافق لوگوں کو دین کا راستہ بتلاتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے اس عالمِ اسباب دنیا میں یہی قاعدہ رکھا ہے کہ کوئی دین کا یا دنیا کا کمال بغیر اُستاد کے حاصل نہیں ہو سکتا پھر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا اور نفس کو اس کے حکموں پر چلانے کا طریقہ بغیر استاد یعنی پیر کے کیسے معلوم ہو گا۔

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں :۔

مولوی ہرگز نہ شُد مولائے روم ، تا غلامِ شمس تبریزی نہ شُد

اس لئے کامل پیر کی پہچان سکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ یا بندی یہ چاہے کہ کوئی پیر کامل ملے تو اس سے خدا کو راضی کرنے کا طریقہ سیکھیں اور اس کے بتلاتے ہوئے طریقہ پر عمل کریں کہ خدا راضی ہو تو مرید ہونے سے پہلے پیر میں یہ نشانیاں دیکھ لیں۔ کامل پیر کی یہ سات نشانیاں ہیں :۔

۱. اس کو بقدر ضرورت دین کا علم ہو۔ ۲. سمجھدار، عالم لوگ اس کو پسند کرتے ہوں ۳. جتنا علم رکھتا ہو اُس پر عمل کرتا ہو۔ ۴. اُس کی صحبت میں یہ برکت ہو کہ دن بدن دنیا سے نفرت ہونے لگے اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھنے لگے ۵. سمجھدار دیندار لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔ امیر اور جاہل لوگوں کے اچھا سمجھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۶. وہ کسی کامل اور سچے بزرگ کا اجازت یافتہ ہو اس نے مرید کرنے کی اجازت دی ہو۔ ۷. اُس کے مریدوں میں زیادہ کی حالت اچھی ہو یعنی دیندار زیادہ ہوں اور وہ اپنے مریدوں کو خلاف شرع باتوں پر روک ٹوک بھی کرتا ہو۔

بس جس بزرگ میں یہ نشانیاں معلوم ہوں وہ کامل پیر ہے اس کے مرید ہو جاؤ اور خوب دل جما کر اس کے کہنے پر عمل کرو چاہے دل کو کتنی ہی تکلیف ہو اور اس کو کسی طرح کی تکلیف مت دو اس کا دل خوش رکھو۔ بس جو اس کی مرضی ہو وہ کرو اپنی مرضی کو چھوڑ دو کچھ دنوں مشقت اور محنت ہو گی پھر راحت ہی راحت ہے۔ ؎

راہِ سنت پر جو چلتا ہو مدام | یادِ حق سے رات دن رکھتا ہو کام
فیض حق سے جس کا دل معمور ہو | مرشد اپنا کر تو ایسے پیر کو
اس کی خدمت کر بجان و دل قبول | فیض حق کر اُسکے سینہ سے حصول
جس نے کی خدمت ہوا مخدوم وہ

اسکی صحبت میں خدا ہوتا ہو یاد | جز خدا اسکی نہ ہو کوئی مراد
اس کی باتوں میں سراسر نور ہو | یاد رکھ اس نسخۂ اکسیر کو
خدمتی محروم کبھی جاتا نہیں | بے کئے خدمت کوئی کچھ پاتا نہیں
کی خودی جس نے ہوا محروم وہ

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی بزرگی

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی اے بندو. تم مجھ کو یاد کرو میں (اپنی) مہربانی سے تم کو یاد کروں گا۔ فائدہ، سبحان اللہ بڑے خوش نصیب ہیں وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ان کو یاد کرتا ہے۔ سید الذاکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ افضل اور اکمل ہوگا آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کو بہت یاد کرتا ہوگا اور وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور اکمل ہوگا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے جہاد کرے یعنی لڑے کیا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے بھی افضل اور اکمل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کافروں اور مشرکوں کے ساتھ اس قدر تلوار مارے کہ تلوار ٹوٹ جاوے، اور وہ شخص زخموں کی وجہ سے خون میں بھی رنگا جاوے۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا اس سے افضل اور اکمل ہے۔ (ترمذی شریف) فائدہ۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا جہاد کرنے والے سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جہاد بھی اللہ تعالیٰ ہی کی یاد کے لئے مقرر ہوا ہے جیسے وضو نماز کے لئے مقرر ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکرِ پاک کتنی بڑی نعمت ہے اور ہم اس نعمت سے غافل اور بے پرواہ ہیں اور محروم ہیں کہ جس میں نہ گنتی کی قید نہ تسبیح کی نہ بلند آواز سے پڑھنے کی نہ وضو کی نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی نہ کسی خاص جگہ کی نہ کاروبار چھوڑنے کی قید ہر طرح اختیار ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کا نام پاک پڑھتے رہیں تو کوئی مشکل بات نہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎ اللہ ہی اللہ بول :: تیرا کیا لگے گا مول ؎

عیاں اللہ ہی اللہ ہے نہاں اللہ ہی اللہ ہے	یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں	چپک جاتی ہے تالو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے
گذرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے	نہ آئے گر یقیں سن لو اذاں، اللہ ہی اللہ ہے
کرو اللہ ہی اللہ دم بدم اللہ خوش ہوگا	وہاں رحمت برستی ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے

مسلمان بھائیو اور دین کی بہنو اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اسی میں دنیا اور آخرت کی عزت ہے۔ خدا کی قسم ایک مرتبہ اللہ کہنا دونوں جہان کی نعمتوں سے افضل ہے وہاں جو کچھ ملے گا مر کر معلوم ہوگا یہاں دنیا میں بھی وہ حلاوت اور لذت اس نامِ پاک میں ہے کہ ساری زمین کی بادشاہت بھی اس کے مقابلے میں گرد ہے اور اگر خدا کی یاد نہ ہو تو خدا کی قسم اگر ساری دنیا کی بادشاہت بھی مل جائے تو ہرگز ہرگز کامیابی نہ ہوگی یعنی یہاں دنیا میں بھی راحت و چین نہ ہوگی اور نہ مرنے کے بعد راحت و آرام ملے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی نعمت ہے اس کی برکت سے انسان کو

بڑے بڑے درجے ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا اور ولی ہو جاتا ہے۔ دیکھو حضرت شاہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رات کو اس وقت کے ولیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے سب سے فرمایا کہ اللہ کے دوست معین الدین دنیا سے آنیوالے ہیں۔ آؤ اُن کی پیشوائی اور تعظیم کے لئے چلیں اور جب آپ کی وفات ہو گئی تو خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کی پیشانی پر یہ الفاظ نور سے لکھے ہوئے لوگوں نے دیکھے۔ موت پائی اللہ کے حبیب نے اللہ کی محبت میں اور جب حضرت شاہ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو غیب سے آواز آئی کہ اللہ کے دوست فرید نے وفات پائی اور اپنے محبوب کے پاس پہنچ گئے۔ سبحان اللہ کیا شانِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی اور اللہ تعالیٰ بھی بڑی قدر کرتے ہیں اپنے یاد کرنے والوں کی۔ سید الذاکرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والا مرتا ہے تو جس جس جگہ اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا اور نماز پڑھی تھی اس زمین اور آسمان کے ٹکڑے اس کی محبت میں روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے مرنے پر کیوں روتے ہو وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ شخص ہم کو اس لئے پیارا تھا کہ جس طرف نکلتا تھا آپ کا ذکر کرتا تھا۔ سبحان اللہ کیا شان و عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذاکرین بندوں کی ان کا جینا مرنا چلنا پھرنا۔ جاگنا اور سونا سب رحمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمان بھائیو اور بہنو خوب یاد رکھو مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت کے ملکوں میں جانا پڑے گا اور وہاں اللہ و رسول کی تابعداری کا سکہ چلے گا اس وقت قدر معلوم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور تابعداری کتنی بڑی دولت ہے۔ مرنے کے بعد ہر آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کوئی عزیز و اقارب، یار دوست ایک دفعہ سبحان اللہ یا سورۃ اخلاص پڑھ کر ثواب پہنچا دے۔ آج ہم اس دنیا کی زندگی میں سبحان اللہ یا سورۃ اخلاص ہزاروں دفعہ پڑھ سکتے ہیں۔

جو کہ کرنا تھا کیا تم نے نہ کام
عمر باتوں میں کری ناحق تمام

پوچ و پوچ لہو و لعب میں عمر عزیز
تم نے کھوئی رائیگاں اے بے تمیز

پر کبھی تم نے نہ ذکر اس کا کیا
جس نے تم کو دیا ذہن و ذکا

ذکر میں اور نیند عزیزوں کے آہ
جان اور تن کو کیا ناحق تباہ

آخرت کے کام سے غافل نہ ہو
دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو

کچھ نہ اپنے رب کی تم نے یاد کی
عمر اپنی مفت میں برباد کی

دیکھ لے اچھا سا رہبر اے عزیز
گر تجھے کچھ بھی ہے عقل و تمیز

اس کی خدمت کر بجان و دل قبول
ذکر حق کر اس کے سینہ سے حصول

پیر و مرشد یہ میری گفتار ہو
گر عمل کر لو تو بیڑا پار ہو

مُسلمان بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ کا نام پاک بہت ہی برکت والا ہے اور بہت بڑے بڑے اثر رکھتا ہے چودہ طبق کے فرشتے بھی اُس کی تاثیریں اور برکتیں نہیں لکھ سکتے بے شمار لوگ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے پیارے اور دوست ہو جاتے ہیں یہ عاجز ایک ہلکی سی برکت اور تاثیر اللہ تعالیٰ کے نام پاک کی عرض کرتا ہے کہ کوئی مرد یا عورت نماز روزے کا پابند ہو کر اور حلال رزق کھا کر باوضو قبلے کی طرف مُنہ کر کے جس وقت بھی رات یا دن میں موقع ملے وقت مقررہ پر روزانہ پانچ ہزار مرتبہ یہ اسم مُبارک یعنی اللہ پڑھا کرے گا تو کچھ عرصے میں روشن ضمیر اور صاحب کشف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبّت اور عبادت میں لذت آیا کرے گی اور محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت مُبارک سے مشرف ہوا کرے گا اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو گی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھایا جائے گا اور اللہ کے پیاروں میں ہو جائے گا۔

بخاری شریف اور مُسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں اور تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والوں کو۔ پس جب اُن لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتا ہے کہ ادھر آؤ اور وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں کے سایہ میں ڈھک لیتے ہیں جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اے فرشتو تم کہاں سے آئے وہ کہتے کہ ہم تیرے اُن بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرا ذکر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتے ہیں۔ یعنی تیری پاکی بیان کرتے ہیں تعریفیں اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی کو عبادت کے قابل نہیں سمجھتے، تیری توحید بیان کرتے ہیں اور تیری مدد کے سوا کسی کام کو اپنے اختیار میں نہیں سمجھتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب ہم کو تیری قسم ہے کہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت اور بڑائی بیان کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے وہ کیا چاہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب تیری قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اُن کا کیا حال ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کے بہت شوقین ہو جائیں اور اس کو بہت مانگیں اور اس کے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بچنا کس چیز سے چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے بچنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب تیری قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دوزخ

کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو اُس سے بہت ڈریں اور دُور بھاگیں پھر فرشتے
کہتے ہیں اے پروردگار وہ تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! گواہ رہو کہ ہم
نے ان کو معاف کیا اور بخشدیا پھر ایک فرشتہ کہتا ہے اے رب اُن بندوں میں ایک بندہ ایسا بھی تھا کہ وہ اپنے کسی کام کو
جا رہا تھا اور تیرے ذکر سے غافل تھا مگر راستے میں تیرا ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھ گیا تھا اس کے لئے کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میرے وہ بندے جو میرے ذکر میں لگے رہتے ہیں ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ہماری رحمت سے محروم
نہیں ہوتا ان کی صحبت کی برکت سے ہم نے اس کو بھی بخشدیا اگرچہ وہ ہمارے ذکر سے غافل تھا، سبحان اللہ۔

اس حدیث شریف سے کلمہ تمجید پڑھنے کی اور ذکر کرنے والوں کی اور اُن کی صحبت میں بیٹھنے والوں کی خوبیاں
معلوم ہوتیں کہ وہ اللہ کے نیک بندے دن رات اس کی عبادت اور یاد میں لگے رہتے ہیں اور بہت خوش نصیب ہیں وہ
بندے جو جان اور مال سے اللہ والوں کی خدمت کرتے ہیں اور اچھے سے اچھا ثواب پاتے ہیں اور یاد رکھو زبان سے اللہ
کا نام لینا اور اس کی حمد و ثنا کرنا قرآن مجید پڑھنا، درود شریف پڑھنا یا دل سے اللہ پاک کا دھیان رکھنا اور اسکی نافرمانی سے بچنا، نماز پڑھنا
وغیرہ سب ذکر میں ہی داخل ہے اور ہر وقت اس کو یاد رکھنا تو جڑ ہے تمام عبادت کی کہ اپنے مالک اور خالق کے یاد کئے بغیر
اطاعت نہیں ہو سکتی کیونکہ ذکر سے محبت ہو گی پھر اطاعت میں آسانی ہو جائے گی۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مجھ
کو بندہ یاد کرتا ہے یعنی میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں بس اگر وہ مجھے یاد کرتا ہے اپنے دل میں تو میں
بھی اس کو یاد کرتا ہوں اپنے دل میں خفیہ کہ فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور اگر وہ مجھے یاد کرتا ہے جماعت میں تو میں
بھی اس کو یاد کرتا ہوں فرشتوں کی جماعت میں جو کہ بہتر ہے اُن سے اور اگر وہ میرے قریب آنا چاہتا ہے ایک بالشت تو
میں اُسکے قریب آنا چاہتا ہوں ایک ہاتھ اور اگر وہ میرے قریب ہونے کو ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر بڑھتا ہوں اور اگر وہ
میری طرف آتا ہے چل کر تو میں اس کی طرف آتا ہوں دوڑ کر یہ مثال ہم کو سمجھانے کیلئے ہے کہ بندہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف آنے میں ذرا بھی خیال کرتا ہے
تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توجہ دو چند سہ چند اس پر برستی ہے کہ وہ رحیم ہے کریم ہے صرف بندے کی طلب دیکھنا چاہتا ہے اور پھر اپنے فضل و کرم کا
مینہ برسا دیتا ہے۔ مسلمان بھائیو! اللہ کی یاد میں لگ جاؤ غفلت کو چھوڑ دو۔

؎

توشۂ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ جی
مومنو رہتے ہو کیوں بے فکر بے غم بے خبر
پُلصراط از بسکہ باریک و طویل تیز ہے

کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
اک سفر درپیش ہے دُور و دراز پُر خطر
اُس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے

نیک و بد اعمال تولے جائیں گے میزان میں
ہے حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

جنّ اور شیطان کیا بلا ہے

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے اُن کو چھپا دیا ہے ان کو جنّ کہتے ہیں وہ ہم کو دیکھتے ہیں ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے اُن میں اچھے اور بُرے ہر طرح کے ہوتے ہیں ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان سب میں زیادہ مشہور اور شریر شیطان ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ اُس نے آٹھ لاکھ برس خدا کی عبادت کی اور آسمان وزمین میں ایک بالشت بھر کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی کہ جہاں اس نے سجدہ نہ کیا ہو۔ اس قدر عبادت کی وجہ سے اس کا نام فرشتوں میں عزازیل مشہور ہو گیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو اور شیطان کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا اور شیطان نے بڑائی اور غرور کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

اے ابلیس! تو نے ہمارے حکم سے آدم کو سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا کہ میں آدم سے اچھا ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو ایک سڑی ہوئی مٹی سے پھر میں اس حقیر و ذلیل کو کیسے سجدہ کرتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے شیطان تو نے ہماری نافرمانی کی اور تو نے تکبّر کیا بس دُور ہو جا ہم سے اور نکل جا ہماری جنت سے کہ تو بے حکمی کرکے کافر ہو گیا قیامت تک تجھ پر ہماری لعنت اور پھٹکار ہے شیطان بہت خوبصورت تھا مگر اُسی وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت کا یہ اثر ہوا کہ اس کی صورت بدل گئی آنکھیں اس کی چھاتی پر آ گئیں اور لعنت کا طوق ہمیشہ کے لئے گلے میں پڑ گیا اور نام شیطان رکھا گیا۔ پھر شیطان نے کہا اے رب میں تو آدم کی وجہ سے مارا ہی گیا مجھ کو مہلت دے کہ میں قیامت تک زندہ رہوں آدم اور اُس کی اولاد مجھے نہ دیکھے اور میں ان کے خون اور گوشت میں گھس جایا کروں حکم ہوا یہ درخواست تیری قبول کی اور تجھ کو مہلت دی شیطان نے کہا کہ بس اب میرا کام بن گیا مجھے بھی تیری عزت کی قسم ہے کہ آدم سے اور اس کی اولاد سے بدلا لوں گا اور اُن کو تیرے حکموں سے روکوں گا مگر جو تیرے تابعدار بندے ہوں گے وہ میرے مکر و فریب میں نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے خوب سن لے ہم بھی سچ کہتے ہیں جو کوئی تیری تابعداری کرے گا ہم اس کو اور تجھ کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ فائدہ

مسلمانو! اس قصے سے سبق حاصل کرو۔ شیطان کے مکر و فریب سے بچو، تکبّر اور بڑائی کو چھوڑ دو، اللہ و رسول کے حکموں پر چلو۔ بس اتنا سمجھ لو کہ جب اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام ہو تو یہ کام شیطان کا ہے بس اس کو چھوڑ دو اور اگر وہ خلاف کام کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو۔ توبہ کر لو۔

حضرت آدمؑ کا دُنیا میں تشریف لانا

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں آرام وعیش سے رہتے تھے مگر آپ اپنے ہم شکل ساتھی کے نہ ہونے سے اُداس رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جب آدم سو جائیں توان کی بائیں پسلی اس طرح نکالو کہ ان کو تکلیف نہ ہو جب آپ سو گئے تو پسلی نکالی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُس پسلی کی حضرت حوّا علیہ السلام بن گئیں اگر پسلی نکالنے میں تکلیف ہوتی تو مرد کو اپنی بیوی سے محبت نہ ہوا کرتی۔ حضرت حوّا میں وہ سب عادتیں اور خوبیاں موجود تھیں کہ جو عورتوں میں ہوتی ہیں۔ جیسے حسن وجمال شرم وحیا محبت والفت صبر وشکر وغیرہ۔

حضرت حوّا کو جنتی لباس پہنا کر اور خوب سجا کر حضرت آدم کے پاس تخت پر بٹھا دیا اور اُسی وقت حضرت آدم بھی جاگ گئے آپ حضرت حوّا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور محبت کے جوش میں چاہا کہ اُن کو لپٹ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم بلا نکاح کئے ان کو ہاتھ نہ لگانا پھر آپ نے نکاح کے لئے عرض کی، اللہ تعالیٰ نے خطبہ پڑھا اور فرشتے گواہ ہوئے اور نکاح ہو گیا۔ حضرت آدم نے اللہ تعالیٰ کا ان الفاظ میں شکر ادا کیا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے آدم تم اور تمہاری بیوی حوّا دونوں جنت میں آرام سے رہو اور جو چاہو کھاؤ پیو۔ مگر اس درخت کا پھل نہ کھائیو اور سن لو شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن سمجھو اس کے دھوکے میں نہ آئیو آپ خوب آرام سے جنت میں رہنے لگے اور شیطان کی طرف سے بے فکر ہو گئے کہ وہ تو دنیا میں ہے ہم جنت میں ہیں یہاں نہیں آسکتا۔ اُدھر شیطان نے اس بات پر کمر باندھ رکھی تھی کہ آدمؑ سے نافرمانی کرا کے اُن کو بھی جنت سے نکلواؤں اور اس نے جنت میں جانے کی تدبیر کی، شیطان اللہ تعالیٰ کے تین نام جانتا تھا ان کو پڑھ کر آسمانوں کو طے کرتا ہوا جنت کے قریب بیٹھ گیا اور پھر وہ نام پڑھنے شروع کئے جنت کی دیوار پر مور بیٹھا تھا اُس نے پوچھا تو کون ہے شیطان نے کہا فرشتہ ہوں اور جنت میں جانا چاہتا ہوں اور جنت کے دروازے بند ہیں اگر تو مجھے کسی طرح جنت میں لے جائے تو میں تجھے ایسا وظیفہ بتا دوں گا جس کے پڑھنے سے یہ تین باتیں تجھے حاصل ہوں گی ۱۔ تو کبھی بڈھا نہ ہو گا ۲۔ ہمیشہ زندہ رہے گا ۳۔ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

مور نے کہا کہ آدمؑ کی وجہ سے کوئی جنت میں نہیں جا سکتا اور مور نے یہ سب باتیں سانپ کو سنائیں سانپ نے لالچ میں آکر جنت کی موری سے اپنا سر نکالا اور شیطان سے کہا کہ وہ وظیفہ مجھے بتا دے میں تجھے جنت میں لے جاؤں گا شیطان نے کہا پہلے مجھے جنت میں پہنچا دے پھر بتلاؤں گا سانپ نے اپنا منہ کھولا، شیطان جھٹ سے اُس کے منہ میں گھس گیا اور جنت میں پہنچ گیا مور سے اور سانپ سے پھر بات بھی نہ کی اور جنت میں ایک طرف بیٹھ کر

رونے پیٹنے لگا۔ حضرت حوّا نے پوچھا تو کون ہے اور کیوں روتا ہے کہا فرشتہ ہوں، تمہارے غم میں روتا ہوں کیونکہ خدا تم دونوں کو ضرور ایک دن جنت سے نکالے گا اور پھر تم مصیبت اور تکلیف میں پڑجاؤ گے اسی لئے خدا نے تم کو اس درخت کا پھل کھانے سے منع کر دیا ہے اور خدا کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ اگر تم نے یہ پھل کھا لیا تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی نکالے نہ جاؤ گے حضرت حوّا کو اس کے رونے اور قسم کھانے سے یقین آگیا کہ ایسا کون بے ایمان ہوگا جو خدا کی جھوٹی قسم کھائے۔ مکر کا رونا۔ جھوٹ بولنا۔ دھوکا دینا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ وعدہ خلافی کرنا۔ کینہ کھپٹ رکھنا یعنی جب موقع ملے گا بدلا لوں گا اور دوسرے کو اُجاڑنا۔ اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنا اور حکم نہ ماننا۔ ہٹ دھرمی اور ضد کرنا یہ سب گناہ سب سے پہلے شیطان ہی نے کئے۔ حضرت حوّا شیطان کے مکر و فریب میں آگئیں اور درخت سے تین پھل توڑے، ایک آپ کھا لیا اور دو حضرت آدم کے پاس لائیں اور کہا کہ ایک پھل میں نے کھا لیا اور یہ دو آپ کھا لیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کہا یہ فرشتہ خدا کی قسم کھاتا ہے اور ہمارے غم میں روتا ہے اس سے زیادہ غمخوار کون ہوگا اگر آپ نہ کھائیں گے تو اس فرشتے کے کہنے کے موافق آپ جنت میں نہیں رہیں گے اور میں جنت میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی ان ہی باتوں میں حضرت آدمؑ بھی بھول گئے اور پھل کو منہ میں ڈالا ہی تھا، حلق سے نیچے بھی نہیں اُترا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آگیا اور جنت کے کپڑے اتار کر دونوں کو ننگا کر دیا۔ بدن چھپانے کے لئے جس درخت کے پاس پتے لینے جاتے وہ درخت اونچا ہو جاتا اور جنت کی تمام چیزوں کی طرف سے کہا جاتا کہ ہم سے دور ہو جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مجرم ہو گئے ہو آپ خوف اور شرم و حیا کی وجہ سے بے چین ہو گئے۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے آدم تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، آپ نے یہ دُعا مانگی' اے ہمارے رَب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہم معافی چاہتے ہیں اگر آپ ہم کو معاف نہ کریں گے اور رحم نہ فرمائیں گے تو ٹوٹا پانے والوں میں ہو جائیں گے۔ حکم ہوا اے آدم، ہم نے تم کو منع کیا تھا کہ اس درخت کا پھل نہ کھانا اور یہ بھی تبلا دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے میں نہ آنا۔ اب اس نافرمانی کی سزا یہ ہے کہ تم دونوں جنت سے نکلو اور دنیا میں جاؤ اور حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آدم اور حوّا کو سانپ، مور اور شیطان نافرمان کو جنت سے نکال کر دنیا میں ڈال دو۔

حضرت جبرائیل نے اُسی وقت سب کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدمؑ کو سراندیب جو ہندوستان میں ایک جزیرہ تھا ڈالا اور حضرت حوّا کو خراسان میں اور مور کو سیستان میں اور سانپ کو کوہِ اصفہان میں اور شیطان کو ایک بڑے خوفناک پہاڑ میں ڈالا۔ سانپ بہت خوبصورت تھا، شیطان ظالم کی مدد کرنے اور لالچ کرنے سے بدصورت ہو گیا اور پیٹ کے بل چلنا اور خاک چھانتا پھرتا ہے۔ مور کی صورت ہی بدل گئی وہ اپنے پاؤں دیکھ کر روتا ہے شیطان دشمن انسان کو یہ سزا ملی کہ لعنت کا طوق گلے میں پڑا اور آخرت میں اُس کو اور جو لوگ اس کی تابعداری کریں گے، سب کو دوزخ کی آگ میں جھونک دیا جائے گا مسلمانو اس قصے سے سبق حاصل کرو، اللہ و رسول کی نافرمانیوں سے بچو اور

شیطان کے مکر و فریب میں مت آؤ۔ کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرو۔ دیکھو غور کرلو کہ نافرمانی کتنی بُری چیز ہے۔

حضرت آدمؑ کی توبہ کا قبول ہونا

حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلنے کا اور دُنیا میں آنے کا اور اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کا اس قدر صدمہ تھا کہ شرمندگی کی وجہ سے سر مُبارک جھکائے رکھتے تھے اور بہت ہی بے قراری سے روتے رہتے تھے اور ہر وقت یہ کوشش تھی کہ کس طرح میرا قصور معاف ہو جائے۔ لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا تین سو برس ایسا روئے کہ آنسوؤں سے نہریں بہ گئیں تمام چرند، پرند وہ پانی پی کر کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا عمدہ اور میٹھا پانی ہے آپ اس وقت بہت شرمندہ ہوتے اور کہتے کہ ہائے افسوس میرے قصور پر جانور بھی ہنستے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملتا اے آدم یہ جانور سچ کہتے ہیں جو بندہ ہماری نافرمانی کرکے ہمارے خوف سے ڈرتا ہے اور شرمندہ ہوکر روتا ہے تو ہمارے نزدیک اس کے آنسو شہد سے بھی زیادہ میٹھے ہوتے ہیں۔

محسنِ اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہیں ڈالے گا۔ ۱۔ وہ آنکھیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور شرمندگی سے روئی ہوں گی ۲۔ وہ آنکھیں جو گناہوں کی چیزوں کو نہ دیکھیں ۳۔ وہ آنکھیں جو فرض نمازوں کے علاوہ نیند چھوڑ کر تہجد کی نماز میں جاگی ہوں گی۔

لکھا ہے کہ حضرت حوّا علیہ السلام بھی اتنا روئیں کہ اُن کے آنسوؤں سے مہندی اور سُرمہ پیدا ہوا اور جو قطرے آنسوؤں کے سمندر میں گرے اُن سے موتی بنے۔

حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کی جُدائی کو تین سو برس گزر گئے اور ایک دوسرے کی جُدائی میں تڑپتے تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ آپ حج ادا کریں آپ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنتے ہی حج کو چل دیئے جب عرفات کے میدان میں پہنچ گئے تو آرام لینے کو آپ ایک جگہ بیٹھ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ جدّے کی طرف سے حضرت حوّا آرہی ہیں آپ محبت کے جوش میں کھڑے ہوگئے اور دوڑ کر اُن کو لپٹ گئے اور دونوں روتے روتے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے یہ حال دیکھ کر فرشتے بھی رو پڑے اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت آدمؑ کی نظر آسمان کی طرف گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ عرشِ اعظم پر کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لکھا ہوا ہے۔ پھر آپ نے یہ دُعا مانگی، اے میرے رَب تیرے نام کے ساتھ جو یہ نام لکھا ہوا ہے اس کے طفیل سے ہمارا قصور معاف کر اور ہم کو بخشدے حضرت جبرائیل اُسی وقت اللہ تعالیٰ کا سلام لائے اور کہا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمؑ اگر تم جنت میں ہی محمدؐ کے طفیل سے دعا مانگتے تو ہم تم کو دُنیا میں نہ بھیجتے اور

اور تمہارا قصور معاف کر دیتے اَب ہم تم سے خوش ہیں اور تمہارا قصور معاف کیا اور تمہاری توبہ قبول کی اور تمہارا مرتبہ پہلے سے زیادہ کیا۔ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ط

یعنی، پھر جب انہوں نے معافی مانگی تو اُن کے رَب نے زیادہ مقبول بنا لیا اور اُن کی توبہ قبول کی اور ان کو ہمیشہ اپنی تابعداری میں رکھا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدمؑ ہماری بارگاہ میں ایک عظیم الشان ذریعہ اور طفیل لائے ہیں سب اُن کی تعظیم کرو یہ حکم سُنتے ہی ہزار ہا فرشتوں نے آپ کی تعظیم کی اور آپ کے بدن مُبارک سے گرد و غبار صاف کرنے لگے۔ (از قصص الانبیار)

سبحان اللہ اپنے مالک و خالق اپنے خُدا کے سامنے شرمندہ ہونا اپنے قصوروں کی معافی مانگنا ایک عجیب بوٹی ہے اور نہایت مُبارک علاج اور عمل ہے اور کس قدر عظیم الشان وسیلہ اور نام مُبارک ہے ہمارے آقائے نامدار محبوبِ خُدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

محبوب ہے کیا صلّی علیٰ نام محمدؐ | آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نام محمدؐ
اس نام کی لذت دلِ عشاق سے پوچھو | جان آگئی تن میں جو لیا نام محمدؐ
قرآن میں جنت میں اور عرشِ اعظم پر | کس شان سے اللہ نے لکھا نام محمدؐ

حضرت آدمؑ کی وفات شریف

لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت کا پھل کھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تمہارے قصور کی یہ سزا ہے کہ دُنیا میں جاؤ اور محنت کر کے رزق حاصل کرو۔ وہاں تم کو تمہاری اولاد کو بلا محنت اور تکلیف اٹھائے رزق نہیں ملے گا۔ آخر آپ دنیا میں پہنچ گئے آپ نے اور حضرت حوا علیہا السلام نے اس دنیا کے جیل خانہ میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائیں اور اپنی زندگی کے دن گزارے دنیا کے کام کاج کے طریقے حضرت جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب سکھائے کھیتی کرنا۔ اناج بونا اور نکالنا آٹا بنانا پھر گوندھنا۔ آگ جلانا روٹی پکانا اور کھانا پھر پیشاب پاخانہ کی حاجت ہونا اور اس کے قاعدے بتلانا اس کی بدبو سے آپ کو تکلیف ہونا۔ کپڑا تیار کرنا پھر اس کو سی کر بدن ڈھانکنا بھوک اور پیاس کی تکلیف اٹھانا وغیرہ آخر اس غم بھرے اور جھوٹے گھر کے چھوٹنے کا وقت آگیا۔

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر آخر ہوئی تو اس وقت اُن کی اولاد در اولاد سب ملا کر چالیس ہزار آدمی ہو گئے تھے پھر آپ نے بولنا کم کر دیا آپ کی اولاد نے دریافت کیا کہ آپ نے بات چیت کرنی بالکل چھوڑ دی کیا وجہ ہے۔ فرمایا بیٹو! میں ایک قصور کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا کہ جہاں ہر طرح کا آرام تھا اور اس دُنیا میں ڈالا گیا کہ اس میں راحت و آرام نہیں ملا اور میری ساری عمر اسی کوشش میں گزری کہ کس طرح پھر جنت میں چلا جاؤں اب میرے رب نے میری مُراد کو پُورا کر دیا اور حکم فرمایا ہے کہ بولنا کم

کر دو اور ہماری یاد میں لگے رہو اور اپنے گھر جنت میں آجاؤ۔ لکھا ہے کہ جمعہ کے روز حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ فرشتوں کو لے کر آپ کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا کہ اتنے میں حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت بھی آگئے اور آواز دی حضرت حوّا ان کی آواز سے ڈر گئیں اور آپ سے لپٹنے لگیں آپ نے فرمایا اے حوّا جتنی تکلیفیں مجھ پر آئیں تمہاری وجہ سے آئیں اب میرا آخری دم ہے اس وقت تو ذرا الگ ہو جاؤ۔ میرے رب کے درمیان رکاوٹ نہ ڈالو، اور یہ آواز ملک الموت کی ہے اندر آنے دو ڈرو مت۔ پھر ملک الموت آگئے اور آپ کی روح مبارک قبض کی۔ حضرت جبرائیل نے آپ کے بیٹوں کو غسل کرنے کا طریقہ بتلایا اور آپ کو غسل دیا۔ بیری کے پتے پانی میں پکوا کر پھر فرشتے جنتی کپڑوں کا کفن اور خوشبو لائے اور نماز کے اعضاء پر خوشبو لگائی گئی پھر آپ کے جنازے کو اٹھا کر کعبہ شریف میں لایا گیا فرشتے مقتدی ہوئے حضرت جبرائیل امام بنے اور بلند آواز سے چار تکبیریں کہہ کر نماز سے فارغ ہوئے اور قبر میں بغلی بنوا کر اس میں آپ کو دفن کر دیا مسجدِ خیف اور منا کے درمیان آپ کی قبر شریف ہے رنگ آپ کا گندمی اور قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد ایک سال زندہ رہ کر حضرت حوّا علیہا السلام نے بھی اس دنیائے فانی کو چھوڑا ان کی قبر شریف جدہ میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک ہزار سال کی ہوئی۔ اللہ باقی من کل فانی

(از قصص الانبیاء)

جنت کس چیز کا نام ہے

جنت کو اللہ تعالیٰ نے ایمان دار اور تابعدار بندوں کی آرام گاہ بنایا ہے قرآن و حدیث میں اس کی نعمتوں کی خوبیوں کا بہت کچھ بیان ہے کچھ بطور نمونہ لکھا جاتا ہے:۔

پہلے یہ سمجھو کہ جنت چیز کیا ہے لغت میں جنت باغ کو کہتے ہیں اور باغ میں پھل بھی ہوتے ہیں، سایہ بھی ہوتا ہے درخت اور پھول بھی ہوتے ہیں فرحت بخش ہوا بھی ہوتی ہے پانی کا انتظام بھی اچھا ہوتا ہے اب اس کے ساتھ یہ بات اور ملا لو کہ وہ باغ خدائی باغ ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ معمولی باغ نہیں ہے دنیا میں بھی بادشاہوں اور امیروں کے باغ ہوتے ہیں اور ان میں ہر طرح کا سامانِ راحت بھی بخوبی ہوتا ہے اور عجیب عجیب چیزیں بھی ہوتی ہیں کسی بادشاہ کے باغ میں محلات وغیرہ کے علاوہ عجائب خانہ بھی ہوتا ہے کسی کے باغ میں سیر گاہیں بھی ہوتی ہیں تو اب سمجھو کہ خدا کا باغ کیسا عالی شان ہوگا جس کے حاصل کرنے کی خدا نے تاکید بھی فرمائی ہے۔ جنت کوئی معمولی باغ نہیں ہے بلکہ اس میں عجیب و غریب سامان ہوں گے جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہت نفیس ہیں۔ جنت کی نعمتوں کو حدیث شریف سے معلوم کرو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حوروں کے سر پر ایسے نفیس دوپٹے ہیں کہ اگر ان کا ایک پلّہ دنیا میں لٹک جائے تو چاند

اور سورج کی روشنی پھیکی پڑ جائے۔ جنت کی حوریں ایسی خوبصورت اور حسین ہیں کہ ستر جوڑوں کے نیچے سے بھی ان کا بدن جھلکتا ہے جنت کی مٹی جواہرات اور مشک کی ہے حوضِ کوثر کے پانی کی یہ تعریف ہے کہ جس نے اُس میں سے ایک دفعہ پانی پی لیا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی اور کمال یہ ہے کہ بغیر پیاس کے بھی اس کو پیئیں گے تب بھی اُس میں مزہ آئے گا۔ دُنیا کے پانی میں پیاس کے وقت تو مزہ آتا ہے لیکن بغیر پیاس کے مزہ نہیں آتا جنت کے پانی کی یہ شان ہے کہ ایک دفعہ پی کر عمر بھر کے لئے پیاس کی تکلیف جاتی رہے گی مگر جنت کے پانی میں بغیر پیاس کے بھی مزہ آئے گا۔ بتاؤ دنیا میں ایسا پانی کہاں ہے جس سے پیاس نہ لگے اور بغیر پیاس کے بھی اُس میں مزہ آئے۔ اسی پر تمام نعمتوں کو سمجھ لو کہ جنت کی نعمتوں کے سامنے دنیا کی نعمتیں کیا چیز ہیں۔ صاحبو جنت کی نعمتوں سے تو دُنیا کی نعمتوں کو کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ دیکھو اس قدر فرق ہے کہ یہاں کی تمام غذائیں تھوڑی سی دیر میں بدبو، پاخانہ بن جاتی ہیں جس کی بدبو سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ جنت میں جتنا چاہو کھالو ایک ڈکار خوشبودار آجائے گی اور سارا کھانا ہضم ہو جائے گا یا خوشبودار پسینہ آجائے گا اور سارا پانی ہضم ہو جائے گا وہاں نہ پیشاب کی تکلیف اور نہ پاخانہ کی اور نہ ہیضے کا اندیشہ نہ بدہضمی کا ڈر۔ وہاں کے آرام میں تکلیف کا نام بھی نہیں غرضیکہ جنت میں ہر وقت خوشی ہی رہے گی ایسی خوشی کہ دُنیا میں اُس کا خواب بھی نہ دیکھا ہوگا۔

بس اے مسلمان بھائیو! اگر مرنے کے بعد قبر میں اور آخرت میں جنت کے اندر عیش و آرام سے رہنا چاہتے ہو تو، اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو ؎

محمدؐ سا مخلوق میں کون ہے	اسی کا طفیلی ہے یاں جو ن ہے	محمدؐ خلاصہ ہے کونین کا	محمدؐ وسیلہ ہے دارین کا
محمدؐ کی طاعت جہاں پر ہے فرض	محمدؐ کی طاعت سے جاوٗ لکھے مرض	محمدؐ کی طاعت کر آٹھوں پہر	کہ تا جنت میں ہو جائے تیرا گزر
محبت محمدؐ کی رکھ جان میں	محمدؐ محمدؐ کہہ ہر آن میں	محمدؐ کی الفت اور چاہ سے	ملے گا تو امداد اللہ سے

جنّت کہاں پر ہے

جنت آسمان پر ہے اور اس کے اُوپر تلے آٹھ درجے ہیں اور آٹھ ہی دروازے ہیں یعنی آٹھ جنتیں ہیں اس کی خوبیاں عقل سے باہر ہیں جو اللہ کا پیارا اس میں داخل ہو گیا پھر کبھی نکالا نہیں جائے گا رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تابعدار بندوں کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی آدمی کے دِل میں اُن کا خیال گزرا۔ فرشتہ اعلان کرے گا کہ اے جنتیو تمہارے لئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ تم ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہو گے کبھی بوڑھے اور کمزور نہ ہوں گے اور نہ کبھی مرو گے ہمیشہ آرام سے رہو گے، کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھو گے۔ (مسلم شریف)

جنّت میں نہریں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ہم نے جس جنت کا وعدہ تابعدار بندوں سے کیا ہے اس کی یہ حالت ہے کہ اُس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں کہ جس میں ذرّہ بھر بھی فرق نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرّہ بھر بھی بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب پاک کی ہیں جو پینے والوں کو مزے دار معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف ستھرا ہوگا اور اُن کے لئے وہاں قسم قسم کے میوے ہوں گے اور اُن کے رَب کی طرف سے اُن پر بڑی رحمت ہوگی

تمہارے انسان! کیا ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے تابعدار ہیں اُن جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور نافرمان بے ایمانوں کو پکتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا وہ پانی انتڑیوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (سورۂ محمدؐ)

مُسلمان بھائیو اور بہنو! غفلت چھوڑ دو جنت حاصل کرو اور دوزخ سے بچنے کا سامان تیار کرو ؎

بےخبر غفلت یہ تیری ہستی نہیں
یہاں سے جانا ہوگا تجھکو ایکدن

دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایکدن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

رنگبند دُنیا ہے یہ بستی نہیں
مُنہ خُدا کو ہے دکھانا ایک دن

جائے عیش و عشرت و مستی نہیں
اب غفلت میں گنوانا ایک دن

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

جنّت میں حوریں اور خادم

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی کو اسّی ہزار خادم اور بہتر ۷۲ حوریں ملیں گی اور سو مَردوں کے برابر طاقت دی جائے گی اور دُنیا کی بیویاں حسن و جمال میں نماز روزہ ادا کرنے کی وجہ سے حوروں سے افضل ہوں گی اور جنت میں اولاد پیدا نہ ہوگی اور نہ کوئی جنت میں اولاد پیدا ہونے کی خواہش کرے گا۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اُسی وقت حمل رہ کر بچہ پیدا ہوگا اور گھڑی بھر میں جوان ہو جائے گا۔

جنّت میں اولاد سے ملنا

رسولِ خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جن جنتیوں کی اولاد دُنیا میں مرگئی ہوگی وہ اپنی اولاد کو یاد کریں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رَب ہمارے جگر کے ٹکڑے کہاں ہیں ہم نے اُن کو گود میں پالا تھا اور وہ بچپن ہی میں مرگئے تھے آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ کی رضامندی کے لئے صبر کیا تھا اب ہم کو اُن سے ملا دیجئے اُسی وقت بچے

بل جائیں گے بچّے اپنے ماں باپ سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے مرنے پر صبر کیا تھا اس لئے ہم تم کو مل گئے ورنہ ہم تم کو نہ ملتے۔ ؎

ہے دلیل کُلّ نفس سب فنا ہو جائیں گے	ہم بھی ایک دن راہئ ملکِ بقا ہو جائیں گے
ہاتھ خالی جائیں گے دُنیا سے دولت چھوڑ کر	مال کے مالک عزیز و اقربا ہو جائیں گے
پہلوان کیا کرتے ہیں جسم کے اعضا پہ ناز	قبر میں کیڑے مکوڑوں کی غذا ہو جائیں گے
ہو گئی ماں باپ سے اولاد گر مر کر جُدا	خلد میں اے دوستو سب یک جا ہو جائیں گے

جنّت میں پھل اور گوشت

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جنت والوں کو اُن کی مرضی کے موافق میوے ملا کریں گے اور پرندوں کے گوشت اُن کی مرضی کے موافق ملا کرے گا اور اُن کے لئے گوری گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں یعنی حوریں ہوں گی جن کو موتی کی طرح بڑی حفاظت سے رکھا ہوا ہے یہ اُن کے اُن اچھے عملوں کا بدلہ ہوگا جو وہ دُنیا میں کرتے تھے (سورہ واقعہ)

جنّت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتی بندو تم کچھ اور زیادہ انعام چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے اے پروردگار! آپ نے ہمارے چہروں کو روشن کر دیا اور ہر طرح کی نعمتیں بخشیں اور دوزخ سے نجات دی اب تو یہ خواہش ہے کہ ہم آپ کو دیکھیں بس اللہ تعالیٰ پردہ اُٹھا دے گا اور سب جنتی اللہ تعالیٰ کے دیدارِ پُر انوار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں وہ لذت ہوگی کہ جنتی لوگ جنت کی تمام نعمتوں کو اس کے سامنے ہیچ سمجھیں گے اور جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدارِ مبارک ہے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ شَوْقًا اِلٰی لِقَائِکَ" اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے دیدار کا شوق"

دُعا

اے خدا اے میرے ستار العیوب	میرے مولا مرے غفار الذنوب
غرق بحرِ معصیت ہوں سر بسر	رحم کر مجھ پہ الٰہی رحم کر

سُن میرے مولا میری فریاد کو
آ میرے مالک میری امداد کو

لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے
ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے

قلب سے دھو دے میرے ہر گندگی
ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی

دل میں تیری یاد لب پہ تیرا نام ہو
عمر بھر اب تو یہی میرا کام ہو

یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے
ہو نہ ہوش ماسوا مطلق مجھے

تجھ پہ روشن ہیں میرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

گو تیرے آگے ذلیل و خوار ہوں
حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں

دل میرا ہو جائے اک میدان ہُو
تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو

تجھ سے دم بھر کو مجھے غفلت نہ ہو
تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

بحرِ حق سیدِ خیر البشر
خاتمہ کر دے میرا ایمان پر

جس گھڑی نکلے بدن سے میری جاں
کلمۂ توحید ہو وردِ زباں

سینکڑوں کو تو کردے گا جنتی
ایک یہ نااہل بھی اُن میں سہی

دوزخ کیا چیز ہے

دوزخ خُدائی جیل خانہ ہے اس کو خُدا نے بے ایمان اور نافرمان بندوں کی سزا کے واسطے بنایا ہے اُس میں ہر قسم کے عذاب ہیں۔ قرآن و حدیث میں اُس سے بہت ڈرایا گیا ہے اس میں سانپ اور بچھو اور ہتھکڑیاں، زنجیریں وغیرہ سب آگ کی ہیں اور اس کی آگ دنیا کی آگ سے ایسی تیز ہے کہ اگر وہ سوئی کے سوراخ کے برابر دُنیا میں لائی جائے تو ساری دُنیا جل کر خاک ہو جائے اگر اس کو پہاڑوں پر رکھا جائے، تو سارے پہاڑ جل کر کوئلہ ہو جائیں اور اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید فرمائی ہے اس لئے ہر آدمی کو چاہیئے کہ اس سے بچنے کی کوشش کرے اپنی اولاد اور بیوی عزیز و اقربا اور مسلمانوں کو بلکہ کافروں کو بھی اُس سے بچانے کی کوشش کرے۔ دین کا علم سیکھے اور اپنی اولاد کو بھی سکھا دے عالموں سے دین کی باتیں پوچھ کر عمل کرے، ورنہ دوزخ کے عذاب سے بچنا مشکل ہے۔

دوزخ کہاں پر ہے ؟

دوزخ زمین کے نیچے ہے اور اس کے اوپر تلے سات درجے ہیں اور سات ہی دروازے ہیں یہ سمجھو کہ سات دوزخ ہیں ہر قسم کے نافرمانوں کی سزا کے لئے درجہ الگ الگ ہے اُس کے دروازے اتنے بڑے ہیں کہ ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور ایک دوزخ دوسری دوزخ سے تیزی میں ستر حصّے زیادہ تیز ہے اور گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر اس کے اوپر سے چھوڑا جائے اور ستر برس تک چلتا رہے تب کہیں اُس کے نیچے پہنچے۔ بے ایمان اور نافرمان لوگوں کو فرشتے دوزخ میں اس طرح گھسیٹ کر لے جائیں گے کہ اُن کے منہ میں زنجیریں ڈال کر پاخانہ کی جگہ سے نکالیں گے اور ہر ایک نافرمان اور بے ایمان کو اُن کے پیر شیطان کے ساتھ دوزخ میں ڈال دیں گے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کا رنگ سُرخ ہوگیا پھر ہزار برس دھونکایا گیا تو اُس کا رنگ سفید ہوگیا۔ پھر ہزار برس دھونکایا گیا تو اُس کا رنگ کالا سیاہ ہوگیا۔ اب وہ بالکل کالی سیاہ ہے اور یہ دنیا کی آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے تیزی میں ستر حصّے کم ہے ۔

اتنی غفلت تو نہ کر مسلم خدا کے واسطے
فکر کر کچھ تو بھلا روزِ جزا کے واسطے

نفس کے تابع ہوئے ایسے بھُولے کہ آہ آہ
مر مٹے دنیا پہ ہم حرص و ہوا کے واسطے

کام کر ایسے تو پیارے جن کے بدلے گر ملیں
باغِ جنت سے کھُلے کھڑکی ہوا کے واسطے

حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقتِ اذاں
مُرغ ماہی سب اُٹھیں یادِ خُدا کے واسطے

پنجگانہ پڑھ شریعت میں بہت تاکید ہے
فجر و ظہر عصر و مغرب اور عشاء کے واسطے

پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے اب ثواب
قبر پر کون آئے گا پھر فاتحہ کے واسطے

کام دوزخ کے کرے وہ جنت کا ہو اُمیدوار
قصرِ جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

حق کی نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ
آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کے واسطے

اے خُدا ہو عاقبت ہر اک مومن کی بخیر
سرورِ عالم محمد مصطفٰے کے واسطے

دوزخ میں آگ کے جوتے

رسول پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دوزخ کے عذابوں میں سے سب سے ہلکا عذاب یہ ہو گا کہ دوزخی کے پاؤں میں صرف آگ کے جوتے ہوں گے اُن کی آنچ کی تیزی سے اس کا بھیجہ ہنڈیا کی طرح پکتا ہو گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو اتنا عذاب نہیں۔ سانپ دوزخ میں اونٹ جیسے ہیں اگر ایک سانپ ایک دفعہ کاٹ لے تو چالیس برس تک اس کی جلن رہے گی اور بچھو خچر جیسے ہیں اگر وہ بچھو ایک دفعہ ڈنگ مارے تو دوزخی چالیس برس تک تڑپتا رہے گا۔ یا اللہ جی تیری پناہ۔

دوزخ کا ایک بڑا بھاری سانپ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک سانپ دوزخ سے نکلے گا اُس کا نام حریس ہے اس کا سر ساتویں آسمان پر ہو گا اور اُس کی دُم ساتویں زمین کے نیچے ہو گی، جبرائیل اُس سے پوچھیں گے کہ تو دوزخ سے باہر کیوں آیا ہے وہ کہے گا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے پانچ قسم کے آدمی لینے ہیں اوّل، نماز نہ پڑھنے والا۔ دوسرے زکوٰۃ نہ دینے والا۔ تیسرے سود لینے والا۔ چوتھے، شراب پینے والا۔ پانچویں، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا۔ بس وہ سانپ ان پانچ قسم کے لوگوں کو اپنے منہ میں لے کر دوزخ میں جا گھسے گا اور دوزخ سال بھر میں دو سانس لیتی ہے۔ ایک گرم۔ ایک سرد۔ جب دُنیا میں گرمی اور سردی ہوتی ہے تو اُس کی یہی وجہ ہے۔

دوزخ کی چیخ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

جب دوزخ کو قیامت کے میدان میں لایا جائے گا تو اس کے ستر بازو ہوں گے اور ہر ایک بازو کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہوں گے اور اُس کی چنگاریاں محل جیسی ہوں گی وہ ایک ایسی چیخ مارے گی کہ تمام فرشتے اور جنّ و انسان بلکہ نبی اور رسول بھی سب ڈر جائیں گے اور سب نفسی نفسی پکار اٹھیں گے یعنی اے اللہ میری جان کو دوزخ سے بچا۔ اُس وقت کوئی ایسا نہ ہو گا جو کسی کی کچھ مدد کر سکے ؛ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرمائیں گے۔ یعنی اے اللہ ! میری امت کو دوزخ سے بچا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے رحمت کی اور کیا چاہت ہے اُمت کی۔

شفیعِ عاصیاں تم ہو وسیلۂ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو تم محبوب اُس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا اُمتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہے ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امدادِ عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

حضرت جبرائیل کا آنا اور دوزخ کی خبر لانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل امین آئے مگر اِن کا چہرہ اُداس تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے جبرائیل آج یہ اُداسی کیسی ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، اس وقت اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے تیز کرنے کا حکم دیا ہے بس جو مرد یا عورت دوزخ کا ہونا سچ جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو سچا مانتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ دوزخ کے عذابوں سے ڈرے اور اللہ و رسول کی تابعداری کرے۔ یا رسول اللہ اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا یا جائے تو دنیا کے سب لوگ اُس کی بدبُو سے مر جائیں۔

یا رسول اللہ! اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کی زنجیر سے ایک کڑی پہاڑوں پر رکھی جاوے تو پہاڑ دب کر زمین کے ساتوں طبق کے نیچے پہنچ جائیں۔

یا رسول اللہ! اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو تمام مخلوق کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اگر دوزخ سوئی کے سوراخ کے برابر بھی کھول دی جائے تو اُس کی گرمی سے دنیا کے سب لوگ جل کر راکھ ہو جائیں۔

یا رسول اللہ! دوزخ کی لپٹ اور آنچ بہت تیز ہے اور اُس کی گہرائی بہت بڑی ہے اور اس کا زیور لوہا ہے اور اس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ پانی اس کا کھولتا ہوا خون اور پیپ جیسا ہے جس کو ہزاروں برس سے پکایا جاتا ہے پھر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اے جبرائیل امین، کون کون لوگ کون کونسی دوزخ میں جائیں گے۔

عرض کی یا رسول اللہ! پہلی دوزخ میں منافق جائیں گے جو ظاہر میں مسلمان بنتے ہیں اور دل میں کافر اور بے ایمان ہیں اور یہ دوزخ سب دوزخوں کے نیچے ہے اور اسی میں دوسرے کافر لوگ جیسے فرعون ہامان۔

نمرود، قارون، شداد وغیرہ جائیں گے اور اس کا نام ہاویہ ہے۔ دوسری دوزخ میں مُشرک لوگ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی مخلوق کو شریک کرتے ہیں اُس کا نام جحیم ہے۔ تیسری دوزخ میں صابئین قارون اور آگ وغیرہ کے پوجنے والے جائیں گے۔ اُس کا نام سَقر ہے۔ چوتھی دوزخ میں شیطان اور اُس کے ساتھی اور اُس کے تابعدار جائیں گے۔ اس کا نام لظیٰ ہے۔ پانچویں دوزخ میں یہودی جائیں گے۔ اُس کا نام حُطمہ ہے۔ چھٹی دوزخ میں عیسائی لوگ جائیں گے اُس کا نام سَعِیر ہے۔ اس کے بعد جبرائیل چُپ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرائیل امین، ساتویں دوزخ کا بھی حال بیان کرو اُس میں کون لوگ جائیں گے۔

عرض کی یارسول اللہ! اُس کا حال کچھ نہ پوچھئے۔ آپ نے فرمایا کچھ تو بیان کرو۔ عرض کی کہ اُس میں آپ کی اُمت کے وہ مسلمان لوگ جائیں گے، مرد ہوں یا عورتیں جو بڑے بڑے گناہ کرکے بلا توبہ کئے مر گئے ہوں گے اُس کا نام جہنم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام چلے گئے اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر وحشت اثر سُن کر گھبرا گئے روتے ہوئے سب

آئے گھر میں اپنے شاہِ جہاں
دونوں آنکھوں سے بہے آنسو وہاں

ہو سکا کچھ سو خلق سے وہ گھر میں جا
ایک گوشے میں لگے کرنے بُکا

ترک کرکے خلق سے یکسر کلام
گھر میں اپنے رہتے غم سے صبح و شام

ہاں مگر آتے تھے وہ بہرِ نماز
سوئے مسجد با خوشی و با نیاز

گریہ وزاری میں رہتے بیشتر
دردِ قلبی سے بہت خستہ جگر

ہو گئے صدیق اکبر بے قرار
بے نبی کے دل ہوا اُن کا فگار

در پہ پیغمبر کے آخر بار ہا
کی بہت صدیق اکبرؓ نے ندا

کچھ نہ آیا لے کے اندر سے جواب
اور رہا گھر کا نہ وہ مفتوح باب

آئے پھر دروازے پہ حضرت عمرؓ
دردِ قلبی سے نہایت چشم تر

جستجو کی بہت کچھ اس بات کی
تا کہ ہو معلوم کچھ حالِ نبیؐ

کچھ جواب اُنکو نہ اندر سے ملا
رہ گئے لاچار وہ بھی باصفا

پھر ہوا عثمانؓ کا اُس جا گذر
وہ بھی اس غم سے ہوئے خستہ جگر

تینوں پھر روتے گئے باچشمِ تر
آئے بی بی فاطمہؓ زہرا کے گھر

مضطرب ہو کر پکارا یا بتول
ہے مدد کا وقت اے بنتِ رسولؐ

تین دن سے وہ نبی مجتبیٰ
ہیں عجب کچھ درد و غم میں مبتلا

کچھ کسی سے وہ نہیں کرتے کلام
گریہ وزاری میں رہتے ہیں مدام

کرکے اپنے گھر کے دروازے کو بند
روتے ہیں اندر باوازِ بلند

فاطمہؓ سنتے ہی اوڑھ اپنی ردا
آئیں جلدی سے بسوئے مصطفےٰ

فاطمہؓ نے جاکے در پہ یہ کہا
کھول دیجئے گھر کا در یا مصطفےٰ

فاطمہؓ بیٹی تمہاری یا نبی!
ہے زیارت کیلئے در پر کھڑی

حجرے میں اس وقت بیٹھے تھے رسولؐ
سُن اسی حالت میں آوازِ بتول

اُٹھ کے دروازہ کیا حضرت نے وا
فاطمہؓ بی بی کو لیا گھر میں بلا

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آواز سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے شریف کا دروازہ کھول دیا اور اُن کو اپنے پاس بٹھا کر فرمایا، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک مجھ سے کیا چاہتی ہو۔ انہوں نے فرمایا ابا جان! مجھے آج تین روز کے بعد معلوم ہوا ہے کہ آپ کو کوئی صدمہ پہنچا ہے۔ ابا جان! یہ بیٹی آپ پر قربان، فرمائیے وہ کیا صدمہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ کا رنگ بھی زرد پڑ گیا۔ ارشاد فرمایا، اے میرے جگر کے ٹکڑے اُمت

سے بڑے بڑے گناہوں سے یہ صدمہ پہنچایا ہے کہ وہ بڑے بڑے گناہ کر کے دوزخ میں جائیں گے یہ فرما کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھر روتے ہوئے سجدے میں گر گئے اور حضرت فاطمہؓ بھی ننگا سر کر کے سجدے میں گر گئیں اور دُعا کرنے لگیں۔ ؎

اے میرے معبود برحق خُدا لُطف تیرا ایک سب پر عام ہے
ہے نہیں کوئی خُدا تیرے سوا قاضی الحاجات تیرا نام ہے
بخشدے اُمت کو میرے باپ کی اور بچا دوزخ سے اے ربِّ غنی
اُٹھاؤ سر سجدے سے اے مصطفٰےؐ غم نہ کیجئے اے نبیِّ مجتبیٰؐ
اے خُدا اے مالکِ عرشِ بریں دستگیری کر میری تو اے کریم
ڈر کے تیرے گو کرمی قابل نہیں تو ہے خود غفار وستار وحلیم
پھر کہا حق نے کہ اے میرے رسولؐ جیسے چاہو گے تمہارے مصطفٰےؐ
من و عاہو فاطمہؓ کر دم قبول بخش دوں گا اُس کو میں دوزخ جزا

یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری سنائی تب آپ نے سجدے سے پیشانی اُٹھائی اور جان میں جان آئی۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گلے سے لگایا۔

مسلمان بھائیو! اور دین کی بہنو! کچھ تو خیال کرو کہ ہم گنہگاروں کے ساتھ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر محبت ہے اور ہماری تکلیف سے آپ کو کس قدر صدمہ ہوتا ہے کوئی بھی ایسا غمخوار نظر نہیں آتا اور آپ کی صاحبزادی کو دیکھو، کہ ہم نالائقوں پر کس قدر مہربانی فرماتی ہیں۔ ڈوب مرنے اور شرم کرنے کی بات ہے کہ ہم اپنے رسولؐ کی نافرمانی پر تُلے ہوئے ہیں اور دُکو دُکر دوزخ میں گرے جاتے ہیں۔ کتنا بدبخت ہے وہ مرد اور عورت کہ اپنے پیارے رسولؐ کی نافرمانی کر کے آپ کو تکلیف پہنچائے اور کتنا خوش قسمت ہے وہ مُرد اور عورت جو آپ کی تابعداری کر کے آپ کو خوش کرے۔ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ آپ کی خدمت میں ہمارے عمل پیش کئے جاتے ہیں جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں آپ اُس سے خوش ہوتے ہیں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں آپ کو اس کی طرف سے رنج ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے ؎

پیر و مُرشد یہ مری گفتار ہو گر عمل کر لو تو بیڑا پار ہو

بڑے بڑے گناہوں کا بیان

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو شریک کرنا یعنی جو باتیں اور قدرتیں اللہ تعالیٰ میں ہیں وہ کسی مخلوق میں سمجھنا۔ ناحق کسی کو مار ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ماننا مثلاً نماز نہ پڑھنا۔ ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ قدرت ہوتے ہوئے حج ادا نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنا۔ اُس کی رحمت سے بے اُمید ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھانا یا کسی کو سجدہ کرنا یا کسی سے مُرادیں مانگنا۔ یتیموں کا مال کھانا۔ زنا کرنا۔ شراب پینا۔ سود لینا یا دینا۔ رشوت لینا۔ ماں باپ کو تکلیف دینا۔ کسی کی بہو بیٹی وغیرہ پر بد نظر کرنا۔ لڑکیوں کو میراث کا حصہ

نہ دینا۔ بیوی کا حق ادا نہ کرنا۔ بیوی کو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرنا۔ ہمسائے کو تکلیف دینا۔ بیوہ عورت نکاح کر لے تو پہلے شوہر کے مال میں سے اس کو حصّہ نہ دینا۔ تکبّر اور عجب کرنا یعنی اپنے آپ کو اوروں سے بڑا اور اچھّا سمجھنا۔ حسد کرنا یعنی کسی کو کھاتے پیتے دیکھ کر جلنا۔ غیبت کرنا۔ لعنت کرنا۔ کسی کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا یعنی کسی کو ناحق ستانا۔ چغلی کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ بلا سخت ضرورت کے وعدہ خلافی کرنا۔ عالموں سے مسئلے نہ سیکھنا اور جاہل بے علم لوگوں کے کہنے پر چلنا۔ علم دین حاصل نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا یا اُس کے حکموں پر عمل نہ کرنا۔ دھوکہ دینا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ سچّی گواہی کو چھپانا۔ بلا سخت ضرورت کے نماز یا روزے کا قضا کر دینا۔ چوری کرنا یا کرانا۔ لوٹ مار کرنا۔ کم تولنا۔ کم ناپنا۔ جوا کھیلنا۔ جادو کرنا یا کرانا۔ کنجریوں کو نچانا یا نچوانا یا ناچ کا دیکھنا۔ خسرے یا ڈومنی وغیرہ کو نچانا۔ ڈھولک اور باجا بجانا یا بجوانا۔ غیر مرد یا عورت کا تنہا پاس بیٹھنا۔ کافروں کی رسمیں کرنا۔ اپنے ایمان پر پچھتانا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو دنیا کا یہ فائدہ ہوتا۔ قدرت ہوتے ہوئے نصیحت نہ کرنا۔ کسی سے ناحق بدگمانی کرنا۔ ظالموں کی مدد کرنا۔ مُردے پر بین کرکے رونا۔ کسی کے گھر میں بغیر اجازت چلے جانا یا تانک جھانک کر دیکھنا۔ کسی کا عیب تلاش کرنا۔ کسی کا کوئی حق تھوڑا یا بہت دبا لینا۔ بیوہ عورت کے نکاح کو عیب سمجھنا۔ خدا کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا۔ اناج کی تجارت اس لئے کرنا کہ جب مہنگا ہو گا تب بیچوں گا اس لئے اس کو روک کے رکھنا۔

مسلمان بھائیو! اور دین کی بہنو! یہ بڑے بڑے گناہوں کا ایک نمونہ ہے ان کو بالکل چھوڑ دو۔ نہ چھوڑو گے تو پچھتاؤ گے۔ دوزخ کے عذابوں میں پھنسو گے۔ ؎

ہے جو تیرا کفر و عصیاں و نفاق
حشر میں دوزخ ہوں یہ بالاتفاق

ہوں گی یہ زنجیر و طوق و ہتھکڑی
فاسقوں کی ہوں گی گردن میں پڑی

لغو تو مت جان ان افعال کو
امتحان کراِن کا تُو غافل نہ ہو

رات دن رکھ اپنے کاموں پر نظر
نیک و بد کا کر حساب اے بے خبر

شر کو کم کر اور نیکی کو بڑھا
تا بلا پرسش کسی جنت میں جا

جس نے کی دنیا مقدم دین پر
وہ ہوا خوار و تباہ و خستہ جگر

ہو گیا اُس شخص پر قہرِ خدا
جو ہوا دنیائے دوں میں مبتلا

ہو نہ حاصل دین اور دُنیا اُسے
آخرش دوزخ میں وہ جا کر گرے

عمر یہ ایک دن گذرنی ہے ضرور
قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر سلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔

اچھے کام کرنے سے اچھے نام مشہور ہو جاتے ہیں

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب آخرت ہی میں ملے گا اسی لئے کہتے ہیں کہ دنیا میں اچھی گذرتی ہے آخرت کی خبر خدا جانے۔ یاد رکھو اچھے اور بُرے کاموں کا ثواب اور عذاب دنیا میں بھی ملتا ہے۔ دیکھو آدمی اچھے کام کرنے سے دنیا میں بھی راحت پاتا ہے اور عزت و شرافت کے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ایماندار، متقی، پرہیزگار، ولی، جنتی۔ غازی۔ نمازی۔ حافظ مولوی۔ حاجی۔ ملاّ۔ نیک بخت عالم فاضل۔ خدا پرست۔ فرشتہ خصلت۔ عابد زاہد۔ سخی۔ غوث قطب۔ ابدال۔ صابر۔ شاکر۔ اللہ والا بزرگ۔ پیر و مُرشد۔ پارسا۔ رحم دل۔ منصف۔ شریف و عفیف وغیرہ اور بُرے کام کرنے سے مرد ہو یا عورت بُرے ناموں سے مشہور ہو جاتا ہے جیسے ذلیل رذیل۔ کنجوس۔ مکھی چوس۔ فاجر و فاسق۔ بے رحم۔ فسادی۔ کُتا۔ خبیث۔ شریر۔ حقیر۔ شیطان۔ مردود۔ شرابی۔ زانی۔ لُچّا۔ بدمعاش۔ غنڈہ۔ چور۔ ڈاکو۔ ظالم۔ چغلخور۔ اللہ کا چور۔ جھوٹا۔ پاپی۔ دغاباز۔ بے نماز۔ غدّار۔ دنیا دار۔ دھوکہ باز۔ قاتل۔ بے ایمان۔ بے شرم، بے حیا۔ بے غیرت۔ بے عزت۔ ذلیل و خوار۔ دوزخی۔ بے دین۔ کافر۔ مشرک۔ خونی۔ لالچی۔ حرام خور۔ رشوت خور۔ حرام زادہ۔ دیوّث وغیرہ

اَب سمجھ لو کہ اچھے کام کرنے اچھے ہیں یا بُرے کام کرنے اچھے ہیں۔ یہ تو دنیا کا انجام ہوا اور مرنے کے بعد خدا ہی جانے کیا انجام ہو گا۔

سے

دلا غافل نہ ہو اک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
یہ ہو گا ایک دن مُردار جو کیڑوں نے کھانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر

بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
نہ ساتھی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ نہ مائی
یہ کیسی غفلت ہے تیری آہ کیا تیرا ٹھکانا ہے
نظر کر دیکھ عزیزوں میں ساتھی کون ہے تیرا
اونچے مکاناں والے تیرا گور ہی ٹھکانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا
انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
اے برادر ہوش کر یہ غفلت نہیں اچھی

خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے
محلاں اونچیاں والے تیرا گور ہی ٹھکانا ہے

ع

برُے کاموں کی سزا دُنیا میں بھی ملتی ہے

اللہ و رسولؐ کی نافرمانیوں کی وجہ سے جو تکلیفیں اور مصیبتیں آتی ہیں بالکل ظاہر ہیں چاہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، دیکھو! قرآن و حدیث میں جو نافرمانوں کے قصّے آئے ہیں اور جو عذاب اُن لوگوں پر آئے ہیں وہ کون نہیں جانتا، کیوں صاحبو وہ کیا چیز تھی جس نے شیطان کو جنت سے نکلوایا۔ دوزخی بنایا اور لعنت کا طوق گلے میں ڈلوایا۔ اللہ تعالیٰ کی دوری حصّے میں آئی۔ کفر و شرک۔ مکر و فریب حصّے میں آیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت کو پانی کے طوفان میں غرق کروایا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے ایک بڑی تیز ہوا کو بھیج کر قوم عاد کو پٹخا پٹخا کر مارا گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی وجہ سے حضرت شعیب علیہ السلام کی اُمت پر بادلوں کی صورت میں عذاب آیا اور اُن سے آگ برسی۔ اور اُن کو جلا کر راکھ بنایا گیا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے فرعون اور اُس کے ساتھیوں کو دریائے نیل میں ڈبویا۔ وہ کیا چیز تھی جس نے قارون کو اور اُس کی دولت، گھر بار سب سامان کو اس کے ساتھ زمین میں دھنسوایا۔ وہ کیا چیز تھی، جس کی وجہ سے نمرود پر ایک مچھر مقرر کیا گیا اور دماغ کی پٹائی ہوتے ہوتے دنیا سے ختم کر دیا گیا۔ بتلائیے ان سزاؤں اور عذابوں کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ نافرمانی تھی۔ بس نافرمانی کی وجہ سے اُن کو دنیا میں بھی سزا ملی اور عالم برزخ یعنی مرنے کے بعد اور عالم آخرت کی سزا سر پر رہی۔ صاحبو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ قصّے بیان فرما کر سزا کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ :

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

یعنی اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ اُن پر ظلم کرتے لیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر نافرمانی کر کے ظلم کرتے تھے۔

فائدہ۔ مسلمان بھائیو اور دین کی بہنو! سبق حاصل کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اُس کی نافرمانیوں سے بچو اور سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کی غرض ان قصّوں کے بیان کرنے سے سوائے ڈرانے کے اور کیا ہے بس اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرو اور موت کو یاد رکھو ۔ ؎

غرق دریا میں گناہوں کے بھلا | تو بہے گا کب تلک مجھ کو بتا
حضرتِ آدم کہ دادا سب کے تھے | اور خلیفہ تھے خدا کے جان لے
ایک گناہ کے کرتے ہی اُن کو کہا | مجرم و مذنب نکل اب یاں سے جا
جو کرے صدہا گناہ شام و سحر | کس طرح جنت میں ہو اس کا گذر
مُنہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

جدِ امجد کا تو سُن پھر مجھ سے حال | گوشِ جاں سے پنبۂ غفلت نکال
دی خدا نے رہنے کو جنت میں جا | اور فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا
حق نے جنت سے دیا پھر دور ڈال | اک گناہ کے ساتھ آدم کو نکال
قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن | یہاں سے ہے تجھ کو جانا ایک دن
اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

زلزلہ کیوں آتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔
لوگو! گناہوں سے بچو کیونکہ گناہ کرنے سے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے غضب نازل ہوتا ہے۔ طرح طرح کی بلائیں اور مصیبتیں آتی ہیں۔ رزق کم ہو جاتا ہے۔ خیر و برکت اُڑ جاتی ہے کال پڑ جاتا ہے۔ چیزیں مہنگی ہو جاتی ہیں بیماری ایسی پھیل جاتی ہے کہ اُن کے بڑوں کے زمانہ میں نہ آئی ہوں اور جب لوگ کھلم کھلا بُرے کام کرنے لگیں گے۔ تولنے اور ناپنے میں کمی کرنے لگیں گے تو قحط کی تنگی اور حاکموں کے ظلم میں پھنسیں گے اور جب زکوٰۃ دینا بند کر لیں گے تو اُن پر رحمت کی بارش بند ہو جائے گی۔ اگر جانور نہ ہوتے تو بارش بالکل بند ہی ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ آنے کی وجہ پوچھی گئی، تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ جب لوگ اعلانیہ زنا کرنے لگیں گے اور شراب پینے لگیں گے اور باجے بجوانے لگیں گے اور بُرے کاموں کو اچھے کاموں کی طرح کھُلم کھُلا کریں گے، اللہ تعالیٰ سے نہ ڈریں گے تو اُس وقت اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم دیتا ہے کہ ان ظالم نافرمانوں کو ہلا ڈال تاکہ یہ نافرمانیوں سے باز آجائیں۔

ظالم کو ظلم کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ظالموں پر خُدا کی لعنت ہے۔ فائیدہ۔
ظالم کو یہ سزا بھی کافی ہے کہ ظالم پر خُدا کی لعنت برستی ہے۔ ظالم وہ آدمی ہے کہ جو کسی کو ناحق ستائے مال وجان عزت و آبرو کا نقصان پہنچائے۔ زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف دے، کسی کا کوئی حق دباتے اس قسم کا ظلم اور حق جب تک معاف نہیں ہوتا کہ یا اُس کو ادا کرے یا حقدار سے معاف کرائے۔
دیکھو! شہید کا رُتبہ کتنا بڑا ہے کہ شہادت کی برکت سے اُس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر لوگوں کے حقوق جو اس کے ذمہ ہیں وہ معاف نہیں ہوتے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت میں قیامت کے روز سب سے بڑا محتاج وہ ہو گا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ سب اچھے عمل لے کر آوے مگر لوگوں کے حقوق بھی اُس کے ذمہ ہوں تو اُس کی نیکیاں کچھ ایک حقدار کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور سب کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اُس کی وہ سب نیکیاں ختم ہو گئیں تو اُن حقداروں کے گناہ لے کر اُس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے اور اُس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور مظلوم یعنی ستایا ہوا قیامت کے روز حساب کے وقت ظالم کا ہاتھ

پکڑ کر کہے گا کہ آج خدا کے سامنے میرا اور تیرا انصاف ہے۔ بس خدا کے حکم سے مظلوم کو ظالم کی کل نیکیاں دے دی جائیں گی اور ظالم ایسے مشکل وقت میں ہاتھ خالی رہ جائے گا اور اُس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ کسی کے تین پیسہ ہوں گے قیامت کے روز اُس کو تین پیسوں کے بدلے سات سو قبول نمازیں دینی پڑیں گی اس لئے ہر مرد اور عورت کو چاہیئے کہ کسی کا حق اپنے ذمّہ نہ رکھے نہ کسی پر کوئی ظلم کرے۔

کیوں ظلم پر باندھی کمر اے بےحیا کچھ تو خوف کر
جب مرگیا محتاج ہے پھر تو نہیں مختار ہے
مت اور کا تو حق جھپٹ سبکیں کو نا حق مت ڈپٹ
باجے سے مت سن راگ تو شیطان کا یہ کار ہے
مت کر امانت میں خلل، یہ راہ ہرگز تو نہ چل
تولے تو پورا تولیو، فرمودہ غفّار ہے
ہر ایک سے کر شرم و حیا یہ ہے طریق مصطفٰے
عادت نہ کیجیو جھوٹ کی یہ تو بُرا اطوار ہے
جو چاہے تو حق کی رضا مت کر نماز اپنی قضا
فرما چکے خیرالبشر اللہ کا یہ اقرار ہے

دُنیا سے کرنا ہے سفر پھر گور ہی گھر بار ہے
حق کی عبادت کچھ نہ کی گور اپنی آتش سے بھری
دل میں نہ رکھ کینہ کپٹ اس سے خدا بیزار ہے
لوگوں پہ مت بہتان کر غیروں کا مت نقصان کر
اور نیک کر سارے عمل گر تجھ کو عقل اے یار ہے
گر چاہے تو اپنا بھلا مت کر کسی کا تو بُرا
بے شرم کا مرنا ہے بھلا گور اُس کی پردہ دار ہے
مت جان اچھا آپ کو کر دُور دل سے پاپ کو
بے نمازوں کی یہ ہے سزا لعنت گلے کی ہار ہے
اتنی نصیحت میں نے کی کچھ تو نے بھی دل سے سُنی

اب زندگی کا راج ہے کہدے جو کرنا آج ہے
دوزخ کی سیدھی راہ لی دہکا جہاں انگار ہے
صحبت بُری سے بھاگ تو غصّے میں مت ہو آگ تو
کچھ دے کے مت احسان کر ایسا دیا بے کار ہے
ہر ایک سے میٹھا بولیو، بیہودہ لب مت کھولیو
تیرا بُرا ہو بر ملا یہ فعل بدکردار ہے
پوجا نہ کیجیو گور کی غیبت نہ کیجیو اور کی
آداب کر ماں باپ کو پھر تو تو برخوردار ہے
اے بے نمازی بے خبر تیری گو دوزخ ہے مقر
اس میں لگایا کچھ بھی جی یعنی یہ کیا گفتار ہے

دنیا کو ہے آخر فنا ہے دین کی یار و بقا
اس جا نہیں رہنا سدا، وُہ سمجھے جو ہوشیار ہے

مظلوم کی مدد کرنے کی بزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:۔

جو شخص مظلوم کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پُلصراط پر ثابت قدم رکھے گا ایسے حال میں کہ لوگوں کے قدم اُس پر پھسلیں گے۔ مظلوم کی مدد کرنے والا پُلصراط سے آسانی کے ساتھ پار ہو کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جس نے قدرت ہوتے ہوئے بھی مظلوم کی مدد نہ کی تو قبر میں اس کے آگ کے سو کوڑے مارے جائیں گے گرچہ ظالم کی مدد کرنے والا بھی ظالم ہے لیکن ظالم کی مدد کرنا اس طرح درست ہے کہ ظالم کو ظلم نہ کرنے دے۔ اُس میں ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد ہو گی۔

مُسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی بُزرگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

۱. ایک مسلمان دوسرے مُسلمان کا بھائی ہے نہ اُس بھائی پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اُس کا ساتھ چھوڑے۔ ۲. جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے۔

۳. اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دُور کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا۔

۴. اور جو مسلمان اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کا عیب چھپائے گا (بخاری شریف)

۵. اور تم میں پورا مُسلمان وُہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ فائیدہ۔

قرآن و حدیث سے مسلمان بھائی کے یہ حقوق ثابت ہوتے ہیں :-

۱. جو بات اپنے لئے پسند نہ ہو وہ کسی مسلمان کے لئے پسند نہ کرے ۲. کسی مسلمان کو حقیر نہ جانے ۳. اُس کی چغلی نہ کھاوے ۴. اُس کی غیبت نہ کرے ۵. اُس پر بہتان نہ لگائے ۶. اُس کا عیب تلاش نہ کرے ۔ حاکم کو تلاش کرنا جائز ہے ۷. اُس کے عیب کو چھپائے ۸. تین روز سے زیادہ اُس سے بولنا نہ چھوڑے ، اگر کسی شرع کی بات پر ناراضگی ہو تو جب وہ توبہ کرلے پھر بولنے لگے ۹. اُس کو نفع پہنچائے نقصان نہ پہنچائے ۱۰. بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرے اور چھوٹے کے ساتھ پیار سے پیش آئے ۱۱. مسلمان سے خوش ہو کر ملے ۱۲. بلا سخت عذر کے اُس سے وعدہ خلافی نہ کرے ۱۳. اُس کے رُتبہ کے مطابق اُس سے برتاؤ کرے ۱۴. اگر دو مسلمان بھائیوں میں رنجش ہو جائے تو اُن میں صُلح کرا دے۔ صُلح کرا دینے والے کو دس ہزار نفل نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۱۵. اگر خُدا نے دنیا کی کوئی عزت دی ہو تو اپنے بھائی مسلمان مظلوم غریب کی حاکموں سے سفارش کر دے اور اس کو ناحق کی تکلیف سے بچا دے تو ستر حج نفلی کا ثواب پائے گا ۱۶. اگر کسی مسلمان کو کوئی اُس کے آگے یا پیچھے تکلیف پہنچانا چاہے تو اُس تکلیف سے اُس کو بچائے اور تکلیف دینے والے کو روک دے ۱۷. اگر کوئی مسلمان بُری صحبت میں پھنس جائے تو پیار اور محبت سے یا جس طرح کی قدرت ہو اُس کو بُری صحبت سے بچا دے ۱۸. غریب مسلمان سے ملنے جلنے میں ذلت نہ سمجھے۔ ۱۹. مسلمان بھائی جب ملے تو اُس کو اس طرح سلام کرے السلام علیکم ، وہ جواب دے وُعلیکم السلام ، جب مسلمان آپس میں سلام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو رحمتیں نازل کرتا ہے سلام کرنے والے پر نوے اور جواب دینے والے پر دُس اور مصافحہ کرنے پر ستر رحمتیں زیادہ نازل ہوتی ہیں اور دونوں کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں ۲۰. جب مسلمان چھینک کر الحمدُ للہ کہے تو سننے والا جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ ۲۱. جب مسلمان بیمار ہو یا کسی اور بلا میں مبتلا ہو ، اُس کی مدد کرے ۲۱. اگر وُہ

تنگدست ہو یا قرض دار ہو اور اپنے اندر قدرت ہو تو مال سے اُس کی مدد کرے ، رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ درختوں کے پتوں کی طرح جھڑ کر اُس سے دور ہو جاتے ہیں اور جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیماری یا کسی اور تکلیف میں اُس کی خبر لینے جاتا ہے تو وہ جنت خرید لیتا ہے اور جب خبر لے کر لوٹتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دُعا کرتے ہیں ۲۲۔ جب مسلمان مر جائے تو اُس کے جنازے پر نماز پڑھے اور اُس کو قبرستان میں پہنچائے اور دفن کر کے اُس کی مغفرت کی دُعا کر کے واپس ہو تو گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ۲۳۔ مسلمان بھائیوں کی قبروں پر جایا کرے اور اُن کی مغفرت کی دُعا کیا کرے ۔ خیرات یا فاتحہ کا ثواب پہنچایا کرے اور سوچا کرے کہ جس طرح یہ خاک میں مل کر خاک ہو گئے اسی طرح ایک دن میں بھی خاک میں مل جاؤں گا ۔

الحاصل ، مسلمان بھائیوں کے نفع پہنچانے میں کوئی کمی نہ کرے اِس کا رِ خیر میں بڑے بڑے ثواب ملتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچانے میں بڑے بڑے عذاب ہوتے ہیں ۔

شرک کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰىہُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ع

یعنی اے لوگو ! اس میں شک نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اُس پر حرام ہو چکی ہے اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ،

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ط

یعنی بہت سے لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ کو مانتے ہیں اور اُس کی صفتوں اور قدرتوں کو جانتے ہیں کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے مالک ہے ، رازق ہے مگر پھر شرک کئے جاتے ہیں اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ،

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ط ۔ یعنی ، بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے ۔ فائدہ ۔

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ شرک کی باتوں سے بچے ، بعض مسلمان بھائی خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں چیز میں یا فلاں آدمی میں یہ قدرت ہے جیسا کہ کونین بخار کے دُور کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے اب اگر کوئی یہ سمجھے کہ کونین میں خود یہ قدرت ہے کہ بخار کو دُور کر دے تو شرک ہے بلکہ یہ سمجھے کہ اللہ نے اس میں بخار کے دُور کرنے کا اثر رکھا ہے ۔ اگر خدا نہ چاہے تو اثر نہیں ہو سکتا مگر اس فرق کو عقلمند ہی آدمی سمجھ

سکتا ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ہر کام میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھے۔ کسی بھی مخلوق کو اُس کا ہم صفت اور شریک نہ بنائے۔ عالموں کی صحبت اختیار کرے اُن سے مسئلے دریافت کرتا رہے۔ جاہل اور بے سمجھ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اللہ و رسولؐ کی باتوں کا علم نہیں رکھتے۔ ـــ

واسطے ذلیل کے کیوں اے بے خبر ٹھوکریں کھاتا پھرے ہے دربدر
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو دولتِ دنیا پہ تو مائل نہ ہو
جہل تن میں اک بلائے جان ہے کیا بے سمجھ بھی آدمی انسان ہے
زندگی میں بے سمجھ بس خوار ہے حشر میں اُس کا ٹھکانا نار ہے

کیا ہے حاصل رنج لے جانا تجھے آخر اک دن یار ہے مرنا تجھے
جہل سے بدتر نہیں ہے کوئی شے جہل کفر و شرک کی بنیاد ہے
ہو سکے جتنا تو رہ جاہل سے دُور جاہلوں پہ ہو غضب حق کا ضرور
اے برادر تو بھی گر ہے ہوشیار صحبتِ جاہل نہ کرنا اختیار

ناحق خون کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۔

اور جو کوئی مسلمان کو جان بُوجھ کر مار ڈالے تو اُس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اُس پر اللہ کی لعنت پڑے گی اور اللہ نے اُس کے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (سورۃ النساء)

ف ۔ قاتل کی دُنیا میں بھی سخت سزا ہے کہ اُس کو پھانسی دی جاتی ہے یا زندگی بھر جیل خانہ میں رکھا جاتا ہے۔

شراب پینے کی سزا

شراب ناپاک ہے اس کا برتنا حرام ہے۔ دوا کے طور بھی اُس کا پینا اور لگانا درست نہیں بلکہ جس دوا میں شراب پڑی ہو اُس کا پینا اور لگانا بھی درست نہیں اور جو شخص شراب کو حرام نہ سمجھے وہ کافر ہے اور حرام نہ ماننے والا فاسق ہے اور سخت سزا کا مستحق ہے۔

مسئلہ ، شراب کی خرید و فروخت کرنے والے پر اور بنانے والے پر کہ وہاں بکتی ہے اور اُٹھا کر لانے والے پر اور پینے والے پر ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لعنت فرمائی ہے اور شراب کی خرید و فروخت سب حرام ہے۔

اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا فرعون کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی عزت کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ دنیا میں جو شخص شراب پئے گا، میں قیامت کے روز اُس کو ایسا پیاسا رکھوں گا کہ اُس کا دِل پیاس کی تیزی سے آگ کی طرح جلے گا اور اُس کی زبان اُس کی چھاتی پر آ پڑے گی اور جو آدمی دُنیا میں میرے ڈر سے شراب چھوڑے گا تو میں اُس کو جنت کی نہر سے شراب پاک پلاؤں گا اور جو آدمی دنیا میں شراب پئے گا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سانپ اور بچھو کے زہر پلائے گا جب وہ برتن

ـــ جاہلوں اور بے سمجھوں کی راہ پر نہ چلے

کو منہ لگائے گا تو اُس کے مُنہ کا چمڑا اُسی برتن میں آ پڑے گا۔ اللہ کی پناہ۔ دُنیا میں بھی شراب کا ایک قطرہ پینے والے کو شریعت کے حکم سے سو دُرّے مارنے کی سزا ہے۔

شرابی سے میل جول رکھنے کی سزا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شرابی کو سلام کرے اور اُس سے مصافحہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس برس کے نیک عمل برباد کر دیتا ہے اور جس نے شرابی کو ایک لقمہ کھلایا یا ایک گھونٹ پانی پلایا، یا اُس کو کپڑا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں اُس کے بدن پر سانپ اور بچھو کاٹنے کے لئے مقرر کرے گا (انیس الواعظین)

سُود لینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

یعنی، اور حلال کر دیا اللہ نے تجارت کو، اور حرام کر دیا سود کو۔

محبوبِ خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

کم درجے کا گناہ سود لینے کا یہ ہے کہ سود لینے والا گویا زنا کرتا ہے اپنی ماں سے۔ اور سود لینے والے کا مال قیامت کے روز گنجا سانپ بن کر جو بڑا زہریلا ہوتا ہے دوزخ سے نکلے گا اور اُس کی گردن میں آ کر لپٹ جائے گا اور اُس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائے گا جتنی دفعہ وہ اُوپر کو آئے گا اتنی ہی دفعہ وہ سانپ اُس کو دوزخ میں نیچے لے جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنّت کی نعمتوں سے محروم رکھے گا۔ ایک پینے والا شراب کا۔ دوسرے لینے والا سود کا، تیسرے مال کھانے والا یتیم کا، چوتھے تکلیف دینے والا ماں باپ کا۔

ماں باپ کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:۔

تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں ایک یا دونوں کے دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اُن کے سامنے ہوں سے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ اُن کو جھڑکنا اور اُن سے اَدب کے ساتھ بات کرنا اور اُن کے سامنے عاجزی سے جُھکے رہنا اور اُن کے لئے یوں دُعا کرتے رہنا۔

کہ اے میرے رَب اُن دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا ہے"۔

اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ماں باپ کو تکلیف دے گا جنت اُس پر حرام ہے۔ ماں باپ کو خوش رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہے اور اُن کو ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے

ایک دن نبیؐ نے حلقۂ اصحاب میں یہ لفظ — دُہرائے تین بار کہ ناک اُس کی کٹ گئی
اصحاب نے عرض کی کہ وہ کم بخت کون ہے — توقیر جس کی حضرتِ باری میں گھٹ گئی
ارشاد یُوں ہوا کہ وہ فرزندِ ناخلف — گھر جس کے جنّت آئی، آ کر پلٹ گئی
ماں باپ کے بڑھاپے کا نہ ہو جسے خیال — اُس نا سعید بیٹے کی قسمت اُلٹ گئی

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جو دُنیا و آخرت میں کام آئے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں، کہا ہاں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اُن کی خدمت کیا کرو۔ اُن کو ایک لُقمہ کھلانے کے بدلے تم کو جنّت میں ایک محل ملے گا، ایک اور شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، میں اپنی ماں کی خدمت بھی کرتا ہوں۔ روٹی کپڑا بھی دیتا ہوں مگر وہ مجھ سے لڑتی رہتی ہے اَب جو آپ کا حکم ہو وہ کروں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اپنی ماں کی خدمت کرو۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر بھی اپنی ماں کو کھلا دو گے تو چوتھائی حق بھی اُس کا ادا نہ ہو گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ جنّت ماں اور باپ کے قدموں کے نیچے ہے ماں باپ کا یہ مرتبہ سُن کر اُس شخص نے رو کر کہا: یا رسول اللہ آپ سچ فرماتے ہیں قسم ہے مجھ کو اُس خدا کی جس نے آپ کو سچا رسول بنایا ہے اَب میں اپنی ماں کی خوب تابعداری کروں گا بس وہ اپنی ماں کے پاس آیا اور اُس کے پاؤں چوم کر کہا۔ اماں جان مجھ کو اللہ کے رسول نے یہی حکم دیا ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کرو اور اُس کو راضی رکھو۔ ماں نے خوش ہو کر بیٹے کو گلے سے لگایا اور اللہ و رسولؐ کی تعریف کی۔ ؎

پسر ماں باپ کا لختِ جگر ہے — سُرورِ جسم و جاں نورِ نظر ہے
جُدا اگر اُن سے بیٹا ایک دَم ہو — جُدائی میں بہت سا اُن کو غم ہو
پلایا دودھ اپنا تم کو ماں نے — کھلائے باپ نے معقول کھانے
تم اُن کے واسطے نُورِ بصر ہو — سراپا رحمتِ جان و جگر ہو
وہ خدمت تمہاری کرتے رہے ہیں — تمہارے واسطے مرتے رہے ہیں

اگر دم بھر نہ وہ اُن کو نظر آئے — جہاں اُن کے لئے تاریک ہو جائے
اگر بیٹے پہ کوئی صدمہ آ جائے — پدر مادر کے تن سے جان نکل جائے
لڑکپن سے بڑا تم کو کیا ہے — جوانِ خوش ادا تم کو کیا ہے
تمہیں علم و ہُنر سکھلا دیا ہے — پہنچنا تھا جہاں پہنچا دیا ہے
جب ایسا حق ہے ماں اور باپ کا — کرو تم اے پسر حق اُن کا ادا

زباں پہ لاؤ مت ایسی حکایت — کریں مادر پدر جس سے شکایت
کرو گے جو خدمت ماں باپ کی — دونوں جہاں میں تم کو عزت ملے گی

اِن باتوں میں والدین کی تابعداری نہیں

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ

یعنی : اے لوگو ! اور تمہارے رب نے تم کو قطعی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اُس کے حکم پر چلو ۱ فائدہ ۔

اس فرمانِ الٰہی سے معلوم ہوا کہ سب حقوق سے پہلے اللہ کا اور اُس کے رسول کا حق ہے اس لئے جو حکم اللہ و رسولؐ کے فرض اور ضروری ہیں اور ماں باپ اُن سے روکتے ہوں تو اُن میں اُن کی تابعداری درست نہیں جیسے کسی کی آمدنی کم ہے اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو درست نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور جیسا کہ بیوی کا حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ مجھ کو اپنے ماں باپ سے جُدا رکھو اور شوہر جُدا رکھنا چاہے اور ماں باپ جُدا نہ ہونے دیں تو اُس شخص کو درست نہیں کہ اُس حالت میں بیوی کو اُن کے ساتھ رکھے بلکہ جُدا رکھنا واجب ہے ، یا مثلاً حج کو یا دین کا علم جتنا کہ فرض ہے حاصل کرنے کو نہ جانے دیں تو اُن کی تابعداری درست نہیں اور جو کام اللہ و رسولؐ کے نزدیک درست نہ ہوں اور ماں باپ اُن کے کرنے کو کہیں تو اس میں بھی اُن کا کہا نہ ماننے ۔ مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کرنے کو کہیں یا بُری رسمیں کروائیں یا بلا سخت ضرورت اُس کی بیوی کو طلاق دلوائیں اِس میں بھی اُن کا کہا نہ مانے ۔ یا وہ کہیں کہ اپنی تمام آمدنی ہم کو دیا کرو ، اس میں بھی اُن کی تابعداری نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں ۔ اگر ماں یا باپ اُس پر زور ڈالیں گے تو خود گنہگار ہوں گے (از بہشتی گوہر) فائدہ

ماں باپ کو بھی چاہیئے کہ جب بہو اور بیٹا الگ رہنا چاہیں تو بلا رنج کے خوشی سے اُن کو الگ کر دیں کہ سب جھگڑا فساد ہی ختم ہو جائے ورنہ بہت سی حق تلفیاں ہونے کا ڈر ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ ہوگی

اولاد کو زیادہ مارنا پیٹنا ظلم ہے

بچوں پر جو ظلم ماں باپ سے یا اُستادوں سے ہوتا ہے بڑی بے رحمی ہے بعض ماں باپ ایسے قصائی ہوتے ہیں کہ بچوں کو اس طرح مارتے ہیں جیسے کوئی جانوروں کو مارتا ہے بلکہ جیسے کوئی چھت کوٹتا ہو اور جو کوئی منع کرے تو کہتے ہیں کہ ہمیں اختیار ہے ہم اس کے باپ ہیں ، یاد رکھو باپ ہونے سے تم اُس کے مالک نہیں ہوتے ۔ باپ کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بڑھایا ہے نہ اس واسطے کہ بچے اُس کی ملکیت ہوں اور اس

سے بچوں کو تکلیف پہنچے بلکہ اس واسطے کہ بچوں کی پرورش کرے اور ان کو آرام دے، ہاں کبھی اسس آرام دینے ہی کی ضرورت سے سزا دینا اور ادب سکھانا اس کی اجازت ہے مگر ضرورت کے قاعدہ سے ادب سکھانے کے لئے سزا دینے کی اتنی ہی اجازت ہے جو پرورش میں مددگار ہو نہ اتنی کہ حد سے باہر تکلیف پہنچائے۔ ماں باپ سے ایسی زیادتی علاوہ گناہ ہونے کے انسانیت اور فطرت کے بھی خلاف ہے۔ ماں باپ کو تو اللہ تعالیٰ نے محض رحمت بنایا ہے اُن سے ایسی زیادتی ہونا اس بات کی نشانی ہے کہ یہ شخص انسانیت سے خارج ہے اور اُستادوں کی تو ایسی بُری حالت ہے کہ انہوں نے یہ مثال یاد کر لی ہے کہ ہڈی ماں باپ کی اور چمڑی اُستاد کی نہ معلوم یہ کوئی قرآن کی آیت ہے یا حدیث ہے یا فقہ میں کہیں لکھا ہے اُستادوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قیامت کے دن اس کا بدلہ دینا پڑے گا یہاں بچوں کی چمڑی آپ کی ہے، وہاں آپ کی چمڑی بچوں کی ہوگی، کیا تماشہ ہوگا کہ وہ بچے جوان کے بس میں تھے خلقت کے سامنے اُن کو پیٹ رہے ہوں گے، علاوہ اس کے یہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ زیادہ مارنا تعلیم کے لئے بھی مفید نہیں ہوتا بلکہ نقصان پہنچاتا ہے، ایک یہ کہ بچے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے، دوسرے یہ کہ ڈر کے مارے سارا پڑھا لکھا بھی بھول جاتا ہے، تیسرے جب بچے کو پیٹتے پیٹتے اُس کی عادت ہو جاتی ہے تو بے حیا بن جاتا ہے پھر پیٹنے سے اُس پر کچھ اثر نہیں ہوتا اُس وقت یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اور ساری عمر کے لئے بے حیائی اُس کے مزاج میں داخل ہو جاتی ہے اس لئے ضروری بات یہ ہے کہ تعلیم اور ادب سکھانے کے لئے بچوں پر مار پیٹ زیادہ نہ کی جاوے کہ ظلم ہے (از حضرت مولانا شاہ اشرف علیؒ تھانوی)

یتیموں کا مال کھانے کی سزا

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

قیامت میں بعض لوگ قبروں سے اس حال میں اُٹھیں گے کہ اُن کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نکلتے ہوں گے صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے، فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں اور وہ بہت جلدی دوزخ کی آگ میں داخل ہوں گے۔ فائیدہ۔

ناحق کا مطلب یہ ہے کہ بعض مرد اور عورتیں ایسا کرتے ہیں کہ جب کوئی مر جاتا ہے اور اولاد چھوڑتا ہے تو اُس کی چھوڑی ہوئی چیزوں پر قبضہ کر لیتے ہیں اُسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مسکینوں کا کھانا، وغیرہ سب کچھ کرتے ہیں اور اُس مال اور چیزوں میں اُن یتیموں کا حق ہوتا ہے، اللہ و رسول کا حکم یہ ہے کہ یتیموں کا حصّہ الگ کر دو اور اُن کے حصّے کی چیزوں کو اُنہی کے خرچ میں لاؤ اور مہمان داری اور خیر

خیرات وغیرہ کرنا ہو تو اپنے حصے میں سے کرو۔ اسی طرح مہمانوں اور مسکینوں اور برادری کے لوگوں کو چاہیئے کہ اس قسم کے کھانوں سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں۔

یتیموں پر رحم کرنے کی بزرگی

رحمتِ عالم محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :۔

جو مرد یا عورت کسی یتیم بچے کے ساتھ جو اُس کے پاس رہتا ہو، سلوک و احسان کرے تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے شہادت کی اور درمیان کی انگلی پاس پاس ملی ہوئی ہوتی ہیں اور جو مرد یا عورت محبت اور پیار سے یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ پھیرے گا اتنی ہی نیکیاں اُس کو ثواب میں ملیں گی۔

ایک لڑکا جس کی ماں کا ہو گیا تھا انتقال
اور کہا رو کر کہ ماں کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں
چھوڑ کر بیکس خدا جانے کہاں رُخصت ہوئی
پیار کرتی مُنہ دھلاتی کپڑے پہناتی تھی وہ
کون چمکائے مجھے اور کون لے آغوش میں
اَب نہیں کرنے کا ضد اور اب نہ کچھ مانگوں گا میں
کیسی بستی ہے وہ کیسے گھر ہیں کیسے لوگ ہیں
اَب نہیں روتے کا رونے سے خفا ہے تو اگر
تم کو مِل جائے تو کہنا مجھکو بھی لے جائے اپنے ساتھ

میرے پاس آیا کہیں سے روتا روتا ایکدن
کھانا تک کھایا نہیں ہے صاف گزرا ایکدن
ہے بہت مشکل مجھے بے ماں کے جینا ایکدن
یوں پھٹے کُرتے سے میں رہتا نہیں تھا ایکدن
خواب میں بھی تو نے حال آکر نہ پوچھا ایکدن
خستہ حالی پر مری آ رحم فرما ایکدن
تو نے جاکر یہاں خط بھی نہ بھیجا ایکدن
اچھی اماں گود میں لے لے مجھے آ ایک دن
یا چلی آئے وہاں سے رہ کے دو یا ایکدن

یا الٰہی اس یتیم بے نوا پر فضل کر
یہ دُعا کی اور اکبر خوب رو دیا ایکدن

S

غیبت کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ :-

اے مسلمانوں تم لوگوں کی طرف سے بہت شک نہ کیا کرو کیونکہ بعض شک گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کا عیب تلاش نہ کیا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کے پیچھے کسی کی غیبت کیا کرے بھلا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ ہرگز پسند نہ کرے گا تو پھر غیبت کیوں کرتے ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مُردار کھانا ہے (سورۃ الحجرات)

اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ :-

تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے۔ آپ کے صحابوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی کوئی بات اس طرح بیان کرے کہ اگر اس کو خبر ہو جائے تو اس کو بُرا لگے، اصحابوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہمارے اُس مسلمان بھائی میں وہ بات ہو جو ہم کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اگر اُس میں وہ بات ہے جو تم کہتے ہو تو تم نے اُس کی غیبت کی اور اگر اُس میں وہ بات نہ ہو جو تم کہتے ہو تو تم نے اُس پر بہتان لگایا۔ خوب سمجھ لو، جو شخص مرد ہو یا عورت غیبت کرے گا تو وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ یا اللہ تیری پناہ۔

غیبت ایسی بُری چیز ہے کہ اللہ و رسولؐ کی ناراضگی کس قدر ظاہر ہوتی ہے یہ تو آخرت کا نقصان ہوا اور دُنیا کا نقصان سب جانتے ہیں کہ غیبت لڑائی فساد کی جڑ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج نصیب فرمائی تو میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اُن سے اپنا مُنہ کھُرچتے رہتے، میں نے پُوچھا اے جبرائیلؑ یہ کون لوگ ہیں، کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیبتیں کر کے لوگوں کے گوشت کھاتے تھے اور اُن کی عزت برباد کرنے کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ فائدہ۔

ایسا کون آدمی ہے جو ظاہری اور باطنی عیبوں سے خالی ہو یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ایک کے دل میں دوسرے کی عزت ڈال دی اور عزت کو عیبوں کا پردہ پوش بنا دیا کہ آپس میں نفرت نہ ہو، جیسے ہر پیٹ میں پاخانہ پیشاب کی اُلا بُلا بھری پڑی ہے مگر گوشت نے پردہ بن کر اُن کو چھپا لیا ہے۔ ورنہ ہر شخص دوسرے کے پاس نہ بیٹھ سکتا، بس جو شخص پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرتا ہے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے اُس کے عیب کھولتا ہے وہ گویا مُردے کا گوشت کھاتا ہے اور اُس بھائی مسلمان کو خبر بھی نہیں

کہ اُس کا بھائی اُس کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے، دیکھو! شیر ایک حیوان اور پھاڑ کھانے والا جانور ہے مگر مُردار گوشت کے کھانے سے نفرت کرتا ہے پھر مسلمان جو کہ انسان ہے، اللہ و رسولؐ کے حکموں کو مانتا ہے تو وہ بہت زیادہ اُس کا حقدار ہے کہ نفرت کرے کیونکہ غیبت کرنا۔ زنا وغیرہ سے بھی زیادہ سخت اور گندا گناہ ہے۔

تکبّر کرنے کی سزا

علمی لیاقت یا عبادت یا دیانتداری میں یا دولت و عزّت میں یا قوّت و قومیّت یا حکومت وغیرہ میں اکڑنا اور اُترانا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا یہ تکبّر ہے اسی تکبّر کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوگئے ہیں سب سے بڑا گمراہ شیطان بھی اسی وجہ سے کافر اور دوزخی ہوا۔ سلطانِ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنّت میں نہیں جائے گا اور جو شخص تکبّر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی گردن توڑ دیتا ہے یعنی اُس کو ذلیل اور بے عزّت کر دیتا ہے ایسے لوگوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ جتنی خوبیاں ہمارے اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہے تو ذرا سی دیر میں سب چھین لے پھر اپنے آپ کو اَوروں سے بڑا سمجھنا فضول اور فرعونیت اور شیطانی کام ہے جس کا نتیجہ ذلّت اور بے عزّت ہونا ہے اور دوزخ میں جانا ہے۔

زنا کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ط

یعنی، اے لوگو! اور تم زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا بے شک وہ بُری بیحیائی کی بات ہے۔ فائدہ پاس بھی نہ پھٹکنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جن باتوں سے زنا کا تقاضا پیدا ہوتا ہے اُن سے بھی بچو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

غیر عورت کو بدنظر سے دیکھنا (یا عورت کا غیر مرد کو دیکھنا) آنکھوں کا زنا ہے۔ باتیں کرنا اور سُننا زبان اور کانوں کا زنا ہے ہاتھ لگانا یا اُس کی طرف چلنا، یہ ہاتھ اور پاؤں کا زنا ہے دِل میں اس کا خیال کرنا یہ دِل کا زنا ہے تو ان باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے اور جو شخص مرد ہو یا عورت غیر محرم کو بدنظری سے دیکھے گا تو قیامت کے دِن اُس کی آنکھوں میں سکّہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

مسئلہ، اگر اچانک غیر عورت پر نظر پڑ جاوے یا عورت کی غیر مرد پر نظر پڑ جاوے تو پھر دوسری نظر ڈالنا گناہ ہے اور جو پہلی نظر کے بعد پھر نہ دیکھے اُس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ زنا کرنے والے مرد اور عورت پر اللہ ورسول نے لعنت فرمائی ہے۔ دُنیا میں بھی شریعت کی طرف سے زنا کرنے کی سزا یہ ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو مرد ہو یا عورت اگر وہ اس بدکام کو کریں تو اُن دونوں کے سَو۔ سَو، درّے مارے جائیں گے اور نکاح کیا ہوا جو مرد یا عورت زنا کریں تو اُن کو سنگسار کیا جائے گا یعنی پتھروں سے مار دیئے جاویں گے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ :۔

زمین دو جگہ روتی ہے، ایک ناحق خون ہونے پر، جب خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو رو کر کہتی ہے 'اے رَب مجھے اجازت دے کہ میں اس قاتل کو نگل جاؤں، حکم ہوتا ہے کہ ذرا صبر کر یہ تیرے ہی اندر آنے والا ہے پھر سمجھ لینا۔ اور جب کوئی زنا کرتا ہے تو زمین رو کر کہتی ہے۔ اے رَب مجھے اختیار دے کہ میں اس زانی اور زانیہ کو نگل جاؤں، حکم ہوتا ہے کہ ذرا صبر کر یہ دونوں تیرے ہی اندر آنے والے ہیں اور اُس وقت سمجھ لینا۔

فرمایا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے :۔

کہ زنا کرنے والوں کے لئے مرنے کے بعد اُن کی قبروں میں دوزخ کے ساتوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اِن دروازوں سے اِن کو سانپ اور بچھو آکر ڈستے رہیں گے۔ ف۔

یا اللہ تیری پناہ اس بے حیائی کے کام سے کہ دُنیا میں بھی ایسے آدمی بے عزت اور ذلیل ہو جاتے ہیں اور بڑی بڑی تکلیفوں میں پھنس جاتے ہیں جیسے کسی دشمن کا ستانا، رزق کی تنگی۔ جان ومال کی بربادی صحت کی کمی، بیماریوں کی زیادتی۔ جلدی بوڑھا ہونا۔ مُنہ پر پھٹکار کا برسنا۔ چہرے کا بے نُور اور بے رونق ہونا۔ بدصورتی پیدا ہونا۔ اللہ ورسولؐ کی لعنت میں داخل ہونا۔ نماز، روزہ اور سب اچھے کاموں سے نفرت ہو جانا اور مرنے کے بعد عذاب قبر میں پھنسنا اور آخرت میں دوزخ کے اندر جلنا۔

زنا کرنیوالوں کیلئے دوزخ کا تنوُر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ :۔

جب مجھ کو معراج ہوئی تو میں نے دوزخ میں ایک تنور دیکھا، مُنہ اُس کا تنگ اور پیٹ اس کا بہت چوڑا اس میں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں قید تھے اور اُن کو سانپ اور بچھو لپیٹ رہے تھے اور اُن کی پیشاب گاہوں سے خون اور پیپ بہہ رہا تھا۔ سب دوزخی اُس خوُن اور پیپ کی بدبو سے روتے تھے، میں نے جبرائیل

سے پُوچھا، یہ کون لوگ ہیں، کہا یا رسول اللہ یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں (ضمان الفردوس)
ف۔ دُنیا میں دیکھا گیا ہے کہ بعض زانی اور زانیہ، سوزاک، آتشک وغیرہ کی بیماری میں پھنس جاتے ہیں۔
یا اللہ بچائیو ہم کو اس لعنتی کام سے۔

دیوّث کس کو کہتے ہیں

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ،۔
دیوّث جنّت میں نہیں جائے گا۔ فائدہ۔ دیوّث بھڑوے اور بے غیرت آدمی کو کہتے ہیں کہ اپنی بہو، بیٹی، بیوی کی بدکاری جان کر اُن سے خوش رہے۔ زانی اور زانیہ پر چودہ طبق لعنت کرتے ہیں، اور جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ "میں جنّت ہوں اور دیوّث پر حرام ہوں" اور جو لوگ اپنی بہو، بیٹی، بیوی وغیرہ سے بدکاری کرواتے ہیں اور زیب اور زینت کے ساتھ گھر سے اس لئے نکالتے ہیں کہ لوگ اِن کو دیکھیں یہ سب دیوّث ہیں۔

پردے کا بیان

آجکل بعض مُسلمان مرد اور عورتیں انگریزوں کی تقلید میں پردے کو اُڑا رہے ہیں اور قرآن وحدیث کے حکم کو مٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ایسے لوگوں کو کیا کہا جاوے، وہ جانیں اُن کا کام جانے۔ یہاں اُن غیرت مند اور شریف مردوں اور عورتوں کے لئے پردے کی بابت بطور نمونہ کچھ لکھا جاتا ہے کہ جو پردے کے حامی ہیں اور اللہ ورسولؐ کا حکم بے چون وچرا مان لیتے ہیں۔ دیکھو سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا کہ بیٹی عورت کے لئے سب سے اچھی بات کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اباجی! عورت کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ اُس کو کوئی غیر مرد دیکھے، یہ جواب سُن کر حضور بہت خوش ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کو گلے سے لگا یا۔
صاحبو! حضورؐ کا خوش ہونا دونوں جہان کی نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اگر کوئی عقلمند ہو تو سمجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وفات سے پہلے بڑا فکر یہ تھا کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں۔ پھر اُن کو ایک گہوارے کی شکل کا پردہ بنا کر دکھایا گیا اُس کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور وصیّت فرمائی کہ میرے جنازے پر ایسا ہی گہوارہ بنا کر پردہ کیا جائے کہ لوگ میرے جنازے کو نہ دیکھیں، سُبحان اللہ حضرت فاطمہؓ کو کیسی شرم وحیا تھی۔ ہے کوئی عقلمند بی بی جو آپ کے طریقے پر عمل کرے۔

ایک نابینا صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت چاہی حضورؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ پردے میں ہوجاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں ہم کو کیسے دیکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور پردہ کرواکر پھر ان صحابی کو گھر میں بلایا گیا۔

مسئلہ:۔ عورتوں کو تمام بدن سر سے پاؤں تک چھپانے کا حکم ہے۔ غیر مردوں کے سامنے کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اپنے مردوں کے سامنے منہ اور سینہ اور بازو اور پنڈلی کھل جاویں تو کچھ حرج نہیں۔ ران اور پیٹ اور پیٹھ ان کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیئے۔ اپنے مردہ لوگ ہیں جن سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے جیسے باپ، دادا، نانا، ماموں، تایا، چچا، بھائی، بھتیجا، بھانجہ، خسر ان مردوں کے علاوہ اپنے رشتہ دار جن سے نکاح ہو سکتا ہو غیر مرد ہیں جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچازاد، تایازاد بھائی، پھوپھی زادہ، ماموں زاد، خالہ زاد بھائی وغیرہ ان سب سے اچھی طرح پردہ کرنا چاہیئے۔ بعض اس قسم کے رشتہ دار بے علم کہا کرتے ہیں کہ فلاں نے ہم سے پردہ کرایا، کیا ہم غیر تھے، یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ جو ایسا کہتے ہیں یاد رکھو ایسے رشتہ داروں سے پردہ نہ کرانے میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہے۔ بدنام ہو جاتے ہیں۔ جب ان رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا حکم ہے تو دوسرے لوگوں سے کسطرح پردہ نہ ہوگا۔

مسئلہ:۔ جیسا پردہ عورتوں کو مردوں سے ہے ویسا ہی پردہ مردوں کو عورتوں سے ہے، جیسا عورتوں کو جھانک تانک کر مردوں کو دیکھنا درست نہیں ویسا ہی مردوں کو جھانک تانک کر عورتوں کو دیکھنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اپنے شوہر سے کسی جگہ کا پردہ نہیں، تمام بدن اس کے سامنے کھولنا درست ہے۔

پردہ

غیرت و شرم کا حامی و معیں ہے پردہ
دین اسلام کی اک شان مبیں ہے پردہ

لوگ نظاروں سے آنکھوں سے مزے لیتے ہیں
آج جن قوموں کی عورت میں نہیں ہے پردہ

پھر یہ عجب ہے کہ کریں قدر مسلماں اس کی
اور وہ کیا سمجھیں کہ جن میں نہیں ہے پردہ

کہنا جائز نہیں ان عورتوں کو مستورات
یعنی جن میں کہ یہ رائج ہی نہیں ہے پردہ

حکم میں اس کے حدیثیں ہیں نبیؐ کی منقول
پردہ ہے عین حیا دین کے قریں ہے پردہ

سر سے لے پا تک عورت کا بدن ہے کل ستر
بلکہ آواز کا بھی اس کے تئیں ہے پردہ

ہے یہ ظاہر و باطن کا حقیقی زیور
رونق چہرہ ہر پردہ نشیں ہے پردہ

یا خدا تجھ سے دعا ہے یہی اس عاجز کی
عورتیں پردہ کریں جن میں نہیں ہے پردہ

مسئلہ غلط بتلانے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :۔ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط

اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ شانہٗ نے ایک ایسا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس سے حق تعالیٰ کی نہائت ہی رحمت معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو تو اہلِ ذکر سے یعنی دین کا علم جاننے والوں سے پوچھ لیا کرو۔ کیونکہ اگر کسی کو کوئی بات دین کی معلوم نہ ہو اور وہ کسی سے پوچھے اور وہ بتلانے والا غلط مسئلہ بتلائے تو نہ جاننے والے کو کوئی پکڑ نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے فتویٰ دیا، یعنی مسئلہ بتلایا بغیر علم کے تو بتلانے والا گنہگار ہوگا۔ اب غور کرو کہ دنیا میں کسی حکومت کا یہ قانون نہیں کہ اگر کسی کو قانون معلوم نہ ہو اور وہ کسی وکیل سے قانون دریافت کرے اور وکیل غلط بتلائے تو اس جاہل کو معذور سمجھا جاوے اور وکیل سے مواخذہ کیا جائے۔ بلکہ تمام بادشاہ رعایا کو اس کا مکلف کرتے ہیں کہ صحیح قانون دریافت کرکے اس پر عمل کریں۔ اگر دریافت کیا اور اس کو غلط قانون بتلایا گیا۔ کوئی اس کو معذور نہیں سمجھتا۔ مگر حق تعالیٰ کی یہ بڑی رحمت ہے کہ جاہلوں کو صحیح قانون معلوم کرنے کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ ان کے ذمہ صرف ایسے شخص سے دریافت کرنا ضروری ہے جس کو اس کا اہل سمجھا یعنی جاننے والا سمجھا کہ یہ شخص دین کے مسئلے جانتا ہے پھر دریافت کرنے کے بعد اگر اس کو غلط مسئلہ بتلایا جاوے تو اس کا مواخذہ غلط بتلانے والے سے ہوگا یعنی غلط مسئلہ بتلانے والے کو اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ بتلایئے اگر قیامت میں یہ سوال کیا جاوے کہ تم نے فلاں کام خلافِ شرع کیوں کیا اور وہاں یہ جواب دیا جاوے کہ ہم نے فلاں عالم سے دریافت کیا تھا اس نے یہ بتلایا تھا۔ اس پر کہا جائے کہ اس نے غلط بتلایا تم کو پوری تحقیق کرنی ضروری تھی تو کیا حال ہوتا۔ دیکھو! کس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ تحقیق کامل کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ صرف دریافت کرنے کا مکلف بنایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت پر عمل کرنا نہائت آسان ہے۔ اگر کسی کو مسئلہ معلوم نہ ہو تو کسی عالم مولوی سے دریافت کرکے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بری ہو جائے گا۔ بتلایئے یہ کتنی بڑی رحمت ہے اور غلط مسئلہ بتلانے والا پکڑا جاوے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپا لے یا غلط بتلائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ فائیدہ۔

مسلمان بھائیو! مسئلہ بتلانے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کوئی کھیل تماشا نہیں، اللہ و رسولؐ کا

قانون ہے۔ اگر تم کو مسئلہ خوب یاد ہو تو بتلا دو۔ اور ویسے ہی اٹکل پچو اپنی رائے سے بتلا دگے تو سارا بوجھ تمہاری گردن پر رہے گا۔

دوسرے کے گھر میں جھانکنے کی سزا

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکنے لگا۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اگر میں تجھ کو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھیں پھوڑ ڈالتا جب تو نے جھانک کر دیکھا تو گھر میں آنے کی اجازت مانگنے سے کیا فائیدہ ہوا۔

ف۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے گھر میں جھانکنا تاکنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کی ناراضگی، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اس لئے جھانکنے تاکنے سے بچنا چاہیئے۔ یہ مرض اکثر عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے

بے عمل نصیحت کرنیوالوں کو سزا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی قیامت کے دن لایا جاوے گا اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اُس کے پیٹ سے اُس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے حاصل کرنے کے لئے اس طرح گھومتا پھرے گا جیسے گدھا پن چکی کے چاروں طرف گھومتا ہے۔ دوزخی لوگ اُس سے پوچھیں گے کہ اے شخص تجھ کو کیا ہوگیا حالانکہ تو دنیا میں لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتلاتا تھا اور بُرے کاموں سے روکتا تھا وہ کہے گا بیشک میں لوگوں کو نصیحت کرتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا اور ان کو بُرے کاموں سے منع کرتا تھا مگر خود نہ رُکتا تھا۔ فائیدہ۔

اس حدیث شریف سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو دوسروں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے۔

جھوٹ بولنے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:۔

تم سچ بولنے کے پابند رہو۔ کیونکہ سچ بولنا اچھی راہ دکھاتا ہے تو سچ بولنا اور اچھی راہ پر چلنا دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو۔ کیونکہ جھوٹ بولنا بُری راہ دکھاتا ہے جھوٹ بولنا اور بُری راہ چلنا دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں اور دوزخ میں جھوٹ بولنے والے کے کلّے چیرے

جائیں گے۔ اللہ و رسولؐ نے جھوٹ بولنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور تجربہ کی بات ہے کہ جھوٹا آدمی دُنیا میں بھی بے اعتبار اور ذلیل و خوار ہو جاتا ہے، مگر تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے۔ ایک بیوی بچوں کے خوش کرنے کے لئے، دوسرے جنگ میں کافروں سے بچاؤ کرنے کے لئے تیسرے مسلمانوں میں صلح کرانے کیلئے۔

جھوٹی گواہی دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

جب کوئی جھوٹی گواہی دیتا ہے تو عرش کانپتا ہے اور عرش کے اُٹھانے والے فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں اور وہ دوزخ میں جلدی جانا چاہتا ہے۔ دِل اُس کا سیاہ ہو جاتا ہے اور اُس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے اُس کی قبر اُس پر تنگ ہو جائے گی اور قبر میں اُس کی صورت خنزیر کی سی ہو جائے گی۔

یا اللہ تیری پناہ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

کسی کی زمین دبا لینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

جو شخص ناحق اور زبردستی سے کسی کی ایک بالشت بھر زمین دبائے گا تو قیامت کے دن اُس کے گلے میں ساتوں زمینوں کے وزن کے برابر گلے میں طوق ڈالا جائے گا یا ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

فائدہ۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کسی کا حق تھوڑا ہو یا بہت ہرگز ہرگز اپنے ذمہ نہ لے، چاہے ایک پیسہ یا ایک سوئی ہو۔ حقوق العباد سے جہاں تک ہو سکے بہت بچے۔

چغلی کھانے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے :۔

کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا اور خدا کے سب بندوں میں سب سے بُرے بندے وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے میں فساد کراتے ہیں۔

مسئلہ :۔ اگر کوئی شخص کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہو تو اُس کا بتلا دینا اچھا ہے، بلکہ ثواب ملتا ہے۔

وعدہ پورا نہ کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔
جو شخص امانت میں خیانت کرے اُس میں ایمان نہیں اور جس کو وعدہ پورا کرنے کا فکر نہ ہو اُس میں دین نہیں۔
مسئلہ :۔ وعدہ کرنے کے بعد اگر کوئی دین یا دُنیا کا نقصان ہوتا ہو تو پھر معذوری ہے۔

مُسلمان کا عیب کھولنے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔
جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ دُنیا میں اور آخرت میں اُس کا عیب چھپائے گا اور جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کا عیب کھولے گا اور اُس کو رُسوا کرے گا اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت میں اُس کا عیب کھولے گا اور اُس کو رُسوا کرے گا اور اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپانے والا جنت میں جائے گا اور عیب کھولنے والا دوزخ میں جائے گا۔ فائدہ۔
اس لئے اچھی بات یہ ہے کہ کسی کا عیب تلاش ہی نہ کرے اگر معلوم ہو جاوے تو کسی پر ظاہر نہ کرے۔

ہمسائے کو تکلیف دینے کی سزا

ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :۔
وُہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا ہمسایہ اُس کے ستانے سے بے فکر نہ رہتا ہو یعنی ہمسائے کو یہ فکر لگا رہتا ہو کہ یہ شخص موقع ملنے پر جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچائے گا (بخاری شریف)
ایک بی بی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ، ایک عورت ہے کہ وہ نماز روزے کی پابند ہے اور بہت عبادت کرتی ہے مگر ہمسایوں سے لڑائی فساد کرتی رہتی ہے اور ہمسائے اس سے ناراض ہیں اُس کے بارے میں کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ پھر اس بی بی نے عرض کی، یا رسول اللہ، ایک ایسی عورت ہے کہ وہ پانچوں وقت کی نماز وقت پر پڑھتی ہے مگر زیادہ عبادت نہیں کرتی، مگر کسی ہمسائے سے لڑتی جھگڑتی نہیں ہمسائے اس سے خوش ہیں اُس کے بارے

میں کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو مرد یا عورت اللہ اور اس کے رسول کو سچا مانتا ہے اُس کو چاہیئے کہ پڑوسی کا حق ادا کرے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ پڑوسی کا کیا حق ہے آپؐ نے فرمایا کہ ضرورت کے وقت اُس کو قرض دے دینا۔ اُس کے بلانے پر اُس کے گھر جانا۔ بیماری میں اُس کی خبر لینا۔ تکلیف میں اُس کی مدد کرنا۔ اُس کے آگے بھی اور پیچھے بھی اُس کے گھر کی اور بال بچوں کی حفاظت کرنا۔ اُس کو ظلم نہ کرنے دینا۔ اچھے کاموں کی اُس کو نصیحت کرنا۔ اُس کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا۔

افسوس یہی ہے کہ آجکل پڑوسیوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ اللہ بچا دے۔ ه

دُنیا عجب بازار ہے کچھ جنس یاں کی ساتھ لے
میوہ کھلا میوہ ملے پھل پھول دے پھل پات لے
کل جگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پھولا ہے تُو
مت آگ میں ڈال اور کو پھر گھاس کا پولا ہے تُو
گیہوں سے گیہوں، جَو سے جَو چاول سے چاول پاویگا
کل پاوے گا، کل پاوے گا، کل پاویگا، کل پاویگا
آرام میں آرام ہے، آزار میں آزار ہے
اور دل کا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے
کر مشکل آسان اور کی تجھ کو بھی آسانی ملے
روٹی کھلا روٹی ملے، پانی پلا، پانی ملے
تہمت میں یاں تہمت لگے طوفان میں طوفان ہے
یاں زہر دے تو زہر لے، شکر میں شکر دیکھ لے
موتی جو دے موتی ملے، پتھر میں پتھر دیکھ لے
غفلت کی یہ جائے نہیں یاں صاحب ادراک رہ
ہر حال میں تو بھی نظیرؔ اب ہر قدم کی خاک رہ

نیکی کا بدلہ نیک ہے بدی سے بدی کی بات لے
آرام دے آرام لے، دُکھ درد دے آفات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے
وہ تیرے حق میں تیر ہے کس بات پر بھولا ہے تُو
سُن رکھ یہ نکتہ بے خبر کس بات پر پھولا ہے تُو
جو آج دیوے گا یہاں ویسا ہی وہ کل پاوے گا
جو چاہے لے چل اس گھڑی سب جنس یاں تیار ہے
دُنیا نہ جانو اسکو تم دریا کی یہ منجدھار ہے
تو اور کی تعریف کر تجھ کو بھی ثنا خوانی ملے
تو اور کو مہمان کر تجھ کو بھی مہمانی ملے
نقصان میں نقصان ہے، احسان میں احسان ہے
رحمان کو رحمان ہے، شیطان کو شیطان ہے
نیکوں کو نیکی کا مزا موذی کو ٹکر دیکھ لے
گر تجھکو نہیں آتا یقیں تو تو بھی کر کر دیکھ لے
دِل شاد رکھ دِل شاد رہ غمناک رکھ غمناک رہ
یہ دھکاں ہے بھائیو یاں پاک رہ بیباک رہ

کل جگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

غیر مُسلم پڑوسی کے حقوق

جو پڑوسی غیر مُسلم ہو، مُسلمان کے ذمّہ اُس کے چار حق ہیں :۔
۱۔ اُس کے ساتھ بھلائی کرتا رہے ۔ ۲۔ اُس کی جان و مال سے کوئی لالچ نہ رکھے ۳۔ اپنا کوئی کام اُس پر ایسا نہ ڈالے کہ اُس کو تکلیف ہو۔ ۴۔ ناحق اُس کو کوئی تکلیف نہ دے ۔

کنجوس کی سزا

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔
بخیل یعنی کنجوس آدمی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے چاہے وہ کتنا ہی عبادت کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ میں بخیل کو جنت میں داخل نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو دشمن سمجھتا ہے ۔ ایک بخیل مال رکھنے والا۔ دوسرا بوڑھا زنا کرنے والا۔ تیسرا احسان کر کے جتلانے والا۔ فائدہ
بخیل یعنی کنجوس آدمی دُنیا میں بھی لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے ۔ ایسے آدمی کو چاہیئے کہ مال کی محبت دل سے نکالے اور ہمت کر کے اچھے کاموں میں اپنا مال خرچ کیا کرے ۔ غریب رشتہ داروں کی اور دوسرے غریبوں اور محتاجوں کی عالموں اور طالب علموں کی خدمت کیا کرے کہ دُنیا اور آخرت میں عزت ملے اور جنت میں جاوے ۔
دیکھو ! حضور صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔
سخی یعنی اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور وہ دوزخ کی آگ سے دور ہے اور جنت کے قریب ہے اور جنت میں بڑی بڑی نعمتیں پائے گا ۔

حرام مال کھانے کی سزا

محسن اعظم صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔
جس آدمی کا گوشت اور خون حرام مال کے کھانے سے بڑھا ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا وہ دوزخ ہی کے قابل ہے ۔

مال و مُلک و دولت و باغ و بہار	مسند و تکیہ و خانۂ زر نگار	نان و حلوا و زردۂ و شکر و قورما	ہو میسر بے شبہ کیونکر بھلا
مال و ملک و دولت و باغ و چمن	سب یہ گردن میں پڑیں گے طوق بن	کر کے محنت اور مشقت باکمال	جا کے پیدا کر تو کچھ روزی حلال
گرنا بھوٹا کپڑا تن ڈھکنے کو ہو	اس سے زیادہ کی تجھے خواہش نہ ہو	ڈر خدا کا ہے تیرے دل میں اگر	جلد اس کا کر علاج اے بے خبر